Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

شمارہ 15

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

2 ربیع الثانی 1429 ہجری 10 شہادت 1387 ہش 10 اپریل 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

.... عیادت مریض ....
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارک

ارشاد باری تعالیٰ

لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ۔ (سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸)

ترجمہ: یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اُٹھاتے ہو اور وہ تم پر بھلائی چاہتے ہوئے حریص رہتا ہے، مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مُنادی یہ صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے، تیرا چلنا مبارک ہو جنّت میں تیرا ٹھکانہ ہو۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ...من عاد مریضًا)

☆ ......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! مَیں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی اس پر وہ جواب دے گا تو ربّ العلمین ہے۔ تو کیسے بیمار ہو سکتا ہے اور میں تیری عیادت کس طرح کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو اس کی عیادت کے لئے نہیں گیا تھا کیا تجھے سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور اس کی عیادت میری عیادت ہوتی۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

☆ ......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی بیوی کی عیادت کے لئے آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے اور یہ دعا کرتے ''اَذْہِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَاشِفَاءُ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا۔'' کہ اے میرے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے اس بیماری کو دور کردے اور تو شفا دے کہ تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی اور شفا نہیں۔ تو ایسی شفا دے جو بیماری کا کچھ اثر نہ چھوڑے۔

(مسلم کتاب السلام باب استجاب رقیۃ المریض)

☆ ......حضرت اُمّ علاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بیمار تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میری تسلی کے لئے فرمایا کہ امّ علاء! بیماری کا ایک پہلو خوش کن بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے ایک مسلمان کی خطائیں اس طرح دُور کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادت النساء)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''جذب اور عقدِ ہمت ایک انسان کو اُس وقت دیا جاتا ہے۔ جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آجاتا ہے اور ظلّ اللہ بنتا ہے۔ پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپؐ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ) اُسے ہر وقت اِس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں۔''

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۶ صفحہ ۶ مورخہ ۲۴ ؍جولائی ۱۹۰۲ء)

☆☆☆☆☆

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ ؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ ؍دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ ؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان و سیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر دشمنانہ حملے اور ہمارا فرض

گذشتہ سال ڈنمارک کے ایک اخبار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے نہایت مذموم کارٹون شائع کئے جس سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ٹھیس پہنچی اور ان کے جذبات مجروح ہوئے جس کا احتجاج کیا گیا اور قانونی چارہ جوئی بھی کی گئی۔ اب پھر دوبارہ ان کی طرف سے وہی حرکتیں سرزد ہو رہی ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شر پسند لوگ جہاں دنیا بھر کے مسلمانوں کو غم و غصہ اور کرب و بے چینی میں مبتلا کر رہے ہیں اپنے ملک کا امن بھی برباد کرنے پر تلے ہیں۔ آزادی ضمیر کے نام پر ایسی گھناؤنی حرکتیں کرنا جس سے دوسروں میں اشتعال پیدا ہو کسی مذہب میں جائز نہیں چہ جائے کہ کسی مذہب کے پیشوا پر جو خود بھی شرافت اور انصاف اور انسانیت کا علمبردار ہو الزام تراشی کرنا نہایت قبیح حرکت ہے اور پھر ایسے شخص کی شان میں گستاخی کرنا جسے دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ اپنا نبی اور پیشوا یقین کرتا ہو اور جس کی محبت میں کٹ مرنے کو تیار ہو اور جس کی ساری زندگی انسانیت اور اعلیٰ اخلاق سکھاتے ہوئے گذری ہو اور رحمۃ للعالمین کا خدائی لقب حاصل کر چکا ہو نہایت قابل افسوس اور ناقابل معافی جرم ہے۔ ڈنمارک کے غیر مسلم شرفاء نے بھی اس پر اظہار افسوس کیا ہے۔

ہم ایسی ظالمانہ حرکتیں کرنے والوں کا معاملہ احکم الحاکمین کے سپرد کرتے ہیں۔ گذشتہ خطبہ جمعہ میں ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ نہایت افسوسناک خبر سنائی کہ پھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا تصاویر شائع کی گئی ہیں۔ جس سے ہمارے دل محزون اور زخمی ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ایسے لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچائے اور ہمیں چاہئے کہ ہم پہلے سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں اس پر عمل پیرا ہوں اور کثرت سے آپؐ پر درود بھیجیں، آپؐ کی سیرت سے دنیا کو متعارف کرائیں۔ آپؐ کی امت کی بھلائی اور ہدایت کے لئے کثرت سے دعائیں کریں۔ یہی ہمارا احتجاج ہے جو ہمیں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت تھی جو آپؑ کے رگ و ریشہ سے عیاں ہوتی اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ حضور علیہ السلام کثرت سے درود پڑھتے تھے جس کی برکت سے آپؑ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف میں متعدد بار دیکھا اور اللہ تعالیٰ سے بے شمار فیوض و برکات حاصل کیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر، نوع انسانی پر اور عالمین پر بہت احسانات ہیں آپ نے اپنے اسوہ سے ہمیں ایسی تعلیم دی جس سے دنیا و آخرت سنور جاتی ہے اور خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے آپ نے تمام معاملات میں اپنے ماننے والوں کی رہنمائی فرمائی اور ظالموں سے انتقام لینے کا طریق بھی بتایا۔ یاد کریں وہ وقت جب تیرہ سال مکّہ میں مظالم برداشت کرنے کے بعد آپ کو اپنے محبوب وطن سے بھی نکلنے پر کفار نے مجبور کر دیا۔ راستہ میں بھی تعاقب کیا، پھر مدینہ میں بھی چین سے نہ رہنے دیا اور بار بار حملہ آور ہوئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حالات نے پلٹا کھایا اور آپ فاتحانہ شان سے دوبارہ مکہ میں داخل ہوئے۔ اب وہ سب ظالم جنہوں نے آپ کا اور صحابہ کا جینا دوبھر کر دیا تھا، لرزاں و ترساں تھے، اپنی کی ہوئی ظالمانہ حرکتوں کی تصویر ان کے سامنے تھی۔ وہ حیران و ششدر رہ گئے جب آپ نے عفو عام کا اعلان فرما دیا اور ان سے احسان کا سلوک فرمایا حتیٰ کہ ان کی ظالمانہ کاروائیوں کو یکسر نظر انداز کر دیا۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام ......☆...... علیک الصلوٰۃ علیک السلام

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی حسین اور کامل تعلیم کا مقابلہ نہ کر سکنے والوں نے اسے بدنام کرنے کی سازشیں شروع کر دی ہیں اور قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت و پاک ذات پر طرح طرح کے گندے اور نازیبا حملے شروع کر دیئے ہیں تا کہ اسے بدنام کیا جائے اور تشدد کا دین بتایا جائے۔ اس کے نتیجہ میں بعض نادان مسلمانوں نے بھی جذبات میں آکر غیر اسلامی حرکتوں کو اپنا انتقام سمجھ رکھا ہے جو کہ اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

ہم ایسے مسلمانوں کو بھی سمجھاتے ہیں کہ ہمارے لئے ہر موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ نے ہمیشہ عفو و درگذر سے کام لیا اور جب دشمن نے تلوار سے حملے کئے اور جنگ پر اتر آئے تو پھر آپ نے اللہ کے حکم سے اس کا دفاع بھی کیا لیکن اس زمانہ میں جبکہ دشمن کے حملوں کے ڈھنگ بدل چکے ہیں اور وہ قلم کے ہتھیار سے حملہ آور ہیں تو ہمیں بھی اسی طرز پر ان کا دفاع کرنا چاہئے۔ نیز اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امام مہدیؑ کا ظہور ہو چکا ہے اور ''یضع الحرب'' کے مطابق تلوار کا جہاد موقوف ہے۔ پس آج ہمیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خلیفۂ برحق جو طریق سمجھا رہے ہیں اور جس طریق سے آپ ان حملوں کا جواب دے رہے ہیں انہیں کو اپنانا چاہئے کیونکہ اس میں فلاح اور کامیابی یقینی ہے۔ آج ساری دنیا کے مسلمان ایسی ڈھال سے محروم ہیں جس کے پیچھے ہو کر دشمنوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور وہ ڈھال وقت کا امام ہوتا ہے۔ آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی ڈھال کے پیچھے رہ کر اسلام پر ہو رہے چوطرفہ حملوں کا مقابلہ کرتے ہوئے صحیح رنگ میں اسلام کا دفاع کر رہی ہے۔ پس ہم دعوت دیتے ہیں اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو کہ آپ بھی اس ڈھال کے پیچھے آکر اسلام کا دفاع کریں۔

موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہمارا کام انہیں سمجھانا تھا۔ اتمام حجت کرنا تھی جو ہم نے کر دی اور خوب اچھی طرح کر دی۔ مضمون بھی لکھے۔ اخباروں میں خط بھی لکھے، ان لوگوں کو ملے بھی۔ ان سے میٹنگز بھی کیں۔ تب بھی اگر ان لوگوں نے باز نہیں آنا تو ہمیں اب معاملہ خدا تعالیٰ پہ چھوڑنا چاہئے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ خدا کے آگے جھکیں اور پہلے سے بڑھ کر اس رسولؐ کے پاک اسوہ کو قائم کرنے کی اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کریں جو ہمارے لئے آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ ہمارا ایک مولیٰ ہے وہ مولیٰ جس کی پہچان ہمیں آنحضرت ﷺ نے کروائی ہے۔ وہ مولیٰ جس کو سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ پیارے ہیں۔ وہ سب قدرتوں والا ہے۔ وہ خود اپنی قدرت دکھائے گا انشاء اللہ۔ ہمارا کام اپنے دل کے زخم اس کے حضور پیش کرنا ہے۔ اس کے آگے گڑگڑانا ہے، اس کے آگے جھکنا ہے۔ پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔ اور یہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے اور ہر احمدی کی اب مزید ذمہ داری بڑھ جاتی ہے لیکن جب ایسے حالات پیدا ہوں تو پہلے سے بڑھ کر اس پر قائم ہو جائیں۔ پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں، پہلے سے بڑھ کر اپنا تزکیہ نفس کرنے کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں اور یہی چیزیں ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناکامی دکھانے والی بنیں گی اور ہماری فتح ہوگی۔''

(خطبہ جمعہ ۱۵/فروری ۲۰۰۸ء)

پس ہمیں چاہئے کہ ہم آپ کے بتائے ہوئے طریق کو اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

محمدؐ پر ہماری جاں فِدا ہے

(منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

محمدؐ پر ہماری جاں فِدا ہے ... کہ وہ کُوئے صنم کا رہنما ہے
مِرا دل اس نے روشن کر دیا ہے ... اندھیرے گھر کا میرے وہ دِیَا ہے
خبر لے اے مسیحاؑ دردِ دِل کی ... ترے بیمار کا دم گُھٹ رہا ہے
دلِ آفت زدہ کا دیکھ کر حال ... مِرا زخمِ جگر بھی ہنس رہا ہے
کسی کو بھی نہیں مذہب کی پَروا ... ہر اِک دنیا کا ہی شیدا ہوا ہے
بھنور میں پھنس رہی ہے کشتیٔ دیں ... تلاطم بحرِ ہستی میں بپا ہے
غمِ اسلام میں مَیں جاں بلب ہوں ... کلیجہ میرا منہ کو آرہا ہے
ہمارے حال پر ہنستی ہے گو قوم ... ہمیں پر اس پہ رونا آرہا ہے
مسیحاؑ کو نہیں خوف و خطر کچھ ... حمایت پر تُلا اس کی خدا ہے
ہوئے ہیں لوگ دشمن امرِ حق کے ... اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے
زمین و آسماں ہیں اس پہ شاہد ... جہاں میں ہر طرف پھیلی وبا ہے
مِرا ہر ذرّہ ہو قُربانِ احمد ... مِرے دل کا یہی اِک مُدّعا ہے
اُسی کے عشقِ میں نکلے مری جاں ... کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے
مجھے اِس بات پر ہے فخر محمود ... مِرا معشوق محبوبِ خدا ہے
سُنو اے دشمنانِ دینِ احمدؐ ... نتیجہ بد زبانی کا بُرا ہے
ہمارے انبیاء کو گالیاں دو ... پھر اس کے ساتھ دعویٰ صُلح کا ہے
گریبانوں میں اپنے منہ تو ڈالو ... ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے
ہماری صُلح تم سے ہوگی کیونکر ... تمہارے دِل میں جب یہ کچھ بھرا ہے
محمدؐ کو بُرا کہتے ہو تم لوگ ... ہماری جان و دِل جس پر فِدا ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے ... محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربانِ سب کچھ ... کہ وہ شاہنشہِ ہر دو سرا ہے
اِسی سے میرا دِل پاتا ہے تسکیں ... وہی آرام میری رُوح کا ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا ... وہی اِک راہِ دیں کا رہنما ہے
پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے ... ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے
شرارت اور بدی سے باز آؤ ... دِلوں میں کچھ بھی گر خوفِ خدا ہے
بزرگوں کو اَدب سے یاد کرنا ... یہی اَکسیر ہے اور کیمیا ہے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے تزکیہ نفس کے لئے ، برائیوں سے بچنے کے لئے ، نماز کو ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے

ہر احمدی کی اپنی ذات کے بارے میں بھی اور بحیثیت نگران اپنے بیوی بچوں کے بارے میں بھی یہ ذمہ داری ہے کہ اس تزکیہ کی طرف توجہ دے۔

پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہے جس نے پھلدار درخت بننا ہے۔ نمازیں روحانی حالت کے سنوارنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہیں جس کے بغیر انسان کا مقصد پیدائش پورا نہیں ہوتا۔

ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرے کیونکہ ایک مومن پر ان کا وقت پر ادا کرنا بھی فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے

ڈنمارک کے ایک اخبار میں آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر کے توہین آمیز اور ظالمانہ کارٹونوں کی اشاعت پر ایک زبردست انذار

ایک اصولی بات اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے کہ جو بار بار ایک جرم کرنے والے ہوں اور باز نہ آتے ہوں پھر وہ ان سے انتقام بھی لے سکتا ہے۔ ان کے لئے جو اس قسم کے گھناؤنے فعل کرنے والے ہیں، غلط حرکات کرنے والے ہیں ان کے لئے تو وہ کافی ہے۔ کس طرح اس نے پکڑنا ہے وہ خدا بہتر جانتا ہے۔ ہمارا کام انہیں سمجھانا تھا، اتمام حجت کرنا تھی جو ہم نے کر دی اور خوب اچھی طرح کر دی۔ مضمون بھی لکھے، اخباروں میں خط بھی لکھے، ان لوگوں کو ملے بھی، ان سے میٹنگز بھی کیں۔ تب بھی اگر ان لوگوں نے باز نہیں آنا تو ہمیں اب معاملہ خدا تعالیٰ پہ چھوڑنا چاہئے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ خدا کے آگے جھکیں اور پہلے سے بڑھ کر اس رسولؐ کے پاک اسوہ کو قائم کرنے کی اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کریں جو ہمارے لئے آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 15 فروری 2008ء بمطابق 15 تبلیغ 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ- اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ- وَلَذِكْرُاللّٰهِ اَكْبَرُ- وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْنَ (العنکبوت:46)

جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ چودھویں صدی میں آنحضرت ﷺ کے ایک غلام صادق کا ظہور ہونا تھا جس نے ایک لمبے اندھیرے زمانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا۔ اس عاشق صادق اور مسیح و مہدی کا ظہور ہوا اور ہم ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اس مسیح و مہدی کی بیعت میں آ کر اس کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ لیکن کیا ہم اس بیعت میں آنے سے وہ مقصد پورا کرنے والے بن جاتے ہیں جس کے لئے آپؑ مبعوث ہوئے تھے یا جو یہ بیعت ہم پر ذمہ داری ڈالتی ہے۔ وہ ذمہ داریاں جن کو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ملنے والے، آپ کے حلقۂ بیعت میں آنے والے، آپ کی امت بننے والے پہلوں نے نبھایا تھا؟ یقیناً ہر احمدی کا یہ جواب ہوگا کہ ہاں اس مسیح و مہدی کی بیعت کرنے والے، آپؑ کی جماعت میں شامل ہونے والوں پر بھی وہی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو اولین کی ذمہ داریاں تھیں جنہیں ان لوگوں نے نبھایا اور خوب نبھایا۔ جنہوں نے آیات کو بھی سنا اور اپنا تزکیہ بھی کیا اور جب تزکیہ ہوا تو انہیں وہ مقام عطا ہوا جو انہیں باخدا انسان بنا گیا۔ جنہوں نے پھر آگے لاکھوں لوگوں کو پاک کیا۔ اگر ہماری یہ سوچ نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام اور مقام کو سمجھنے والے نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

" وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) یعنی نبی کریم ﷺ اپنی امت کے آخَرِیْن کا اپنی باطنی توجہات کے ذریعہ اسی طرح تزکیہ فرمائیں گے جیسا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کا تزکیہ فرمایا کرتے تھے۔"

(عربی عبارت کا اردو ترجمہ از حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد نمبر 7 صفحہ 244 مطبوعہ لندن)

پس یہ باطنی توجہات اس عاشق صادق کے ذریعہ سے، اس مسیح و مہدی کے ذریعہ سے ظاہر ہونی تھیں جس نے ایک جماعت قائم کرنی تھی اور اس آخَرِیْنَ کی جماعت کو پہلوں سے ملانا تھا۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں لاکھوں کا تزکیہ ہوا۔ اور ان تزکیہ شدوں نے پھر آگے ایک جماعت بنائی اور ان کی جماعت بڑھتی چلی گئی۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جماعت کی ترقیات کا وعدہ ہے اور وہ سچے وعدوں والا خدا ہے اور اس کے وعدے پورے ہوتے ہوئے ہم نے ماضی میں بھی دیکھے، آج بھی دیکھ رہے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ دیکھیں گے۔ لیکن ہر فرد جماعت کو ہمیشہ یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اس کی ذات وعدوں کے پورا ہونے کی مصداق تب بنے گی جب اپنے تزکیہ کی طرف توجہ دے گا۔ پس ہر احمدی کی اپنی ذات کے بارے میں بھی اور بحیثیت نگران اپنے بیوی بچوں کے بارے میں بھی یہ ذمہ داری ہے کہ اس تزکیہ کی طرف توجہ دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخَرِیْنَ مِنْهُمْ کے الفاظ کے متعلق کہ کیوں یہاں جمع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اس آیت میں اس تفہیم کی غرض سے بھی یہ لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ تا ظاہر کیا جائے کہ وہ آنے والا ایک نہیں رہے گا بلکہ وہ ایک جماعت ہو جائے گی جن کو خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہوگا اور وہ اس ایمان کے رنگ و بو پائے گی جو صحابہؓ کا ایمان تھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 220 مطبوعہ لندن)

پس یہ وہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا اور آپؑ نے اس کی وضاحت فرمائی۔ جس کے حصول کے لئے، جس کے قائم رکھنے کے لئے

اور نہ صرف اپنے اندر قائم رکھنے کے لئے بلکہ اپنے بیوی بچوں اور اپنے ماحول میں بھی قائم رکھنے کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس کے حصول کے لئے وہ طریق اپنانے ہوں گے جن کے بارے میں قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے وہ اسلوب سیکھنے ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سکھائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تزکیہ نفس کے لئے, برائیوں سے بچنے کے لئے نماز کو ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے جیسا کہ جو آیت میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس میں وہ فرماتا ہے کہ اُتْلُ مَآاُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ کہ جو کتاب میں سے تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسے پڑھ۔ اور نہ صرف پڑھ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُتْلُ مَآاُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ جو کتاب میں سے تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسے پڑھ اور پڑھ کر سنا۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اور نماز کو قائم کر۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب ذکروں سے بڑا ہے۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْن اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اس آیت میں جیسا کہ ہم نے ترجمہ میں دیکھا کہ جہاں تلاوت کرنے کا حکم ہے، اس پیغام کو پہنچانے کا حکم ہے وہاں ساتھ ہی فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ کہ نماز قائم کر کیونکہ اس کو تمام لوازمات کے ساتھ قائم کرنا اور خالص ہو کر پڑھنا، پاک کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ یہ قرآن جو تزکیہ کرنے کی تعلیم سے پُر ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق خدا کی مدد سے ملے گی۔ پس جب ایک مومن بندہ خالص ہو کر اس کے آگے جھکے گا اور اس پر اس تعلیم کا اثر ہوگا اور برائیوں سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہوگا اور پھر خالص ہو کر ادا کی گئی نمازیں بعد میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زبانوں کو تر رکھنے کی طرف توجہ دلائیں گی تو ایسا شخص یقیناً اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والا ہوگا۔

پس نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک دو نمازیں؟ نہیں، بلکہ پانچ وقت کی نمازیں۔ اگر یہ نہیں تو عبادت کے معیار حاصل کرنے کا ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔ پہلوں سے ملنے کے لئے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ پانچ فرض نمازیں تو وہ سنگ میل ہے جہاں سے معیاروں کے حصول کا سفر شروع ہونا ہے۔ پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہے جس نے پھلدار درخت بننا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے، اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔‘‘ (تبلیغ رسالت جلد ہفتم۔ بحوالہ مرزا غلام احمد اپنی تحریروں کی رُو سے جلد اول صفحہ 143)

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا کہ نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہوگا اور اس کی پرورش کرنی ہوگی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔ اگر ان نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں یہ بدیاں بھی پھر نیکیوں کو دبا دیں گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کریں اور انہیں مضبوط جڑوں پر قائم کر دیں کہ پھر یہ شجر سایہ دار بن کر، ایسا درخت بن کر جو سایہ دار بھی ہو اور پھل پھول بھی دیتا ہو، ہر برائی سے ہماری حفاظت کرے۔ پس پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہوگی۔ پھر نمازیں ہمیں نیکیوں پر قائم کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کی شناخت یہی بتائی ہے۔

پس ہر احمدی خود اپنے جائزے لے، اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا ہم اپنی اس شناخت کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم اس طرح پہچانے جاتے ہیں کہ عابد بھی ہیں اور اعلیٰ اخلاق بھی اپنے اندر رکھے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ جائزے جو ہم لیں گے تو یہ جائزے یقیناً ہمارے تزکیہ کے معیار کو اونچا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ:

’’نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا۔ پس اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے۔...... جب تک گندگی انسان میں ہوتی ہے اُس وقت تک شیطان اس سے محبت کرتا ہے‘‘۔ (البدر جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 فروری 1903ء صفحہ 27)

پھر فرماتے ہیں:

’’اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت و عظمت کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس کے لئے نماز سے بڑھ کر کوئی شئے نہیں ہے کیونکہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں اور زکوٰۃ صاحبِ مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اسے ہرگز ضائع نہ کریں۔ اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے اسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اسی سیکنڈ میں۔ کیونکہ دوسرے دنیوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہ ہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرا یا ہے۔ جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع، علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ اگر اسے لہر آ جاوے تو ابھی دے دیوے۔ بڑی تضرّع سے دعا کرے۔ ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے۔ اور اگر اس طرح کرے تو (اس راحت کو) جلدی دیکھ لے گا اور خدا تعالیٰ کے اَور اَور فضل بھی شاملِ حال ہوں گے اور خود خدا بھی ملے گا۔ تو یہ طریق ہے جس پر کاربند ہونا چاہئے۔ مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے۔ ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نہ کرے اور ناخلف ہو تو باپ کو بھی پرواہ نہیں ہوتی تو خدا کو کیوں ہو‘‘۔

(البدر جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 فروری 1903ء صفحہ 28)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شیطان کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جس ہتھیار کی ضرورت ہے وہ نماز ہے۔ اور شیطان ہمیشہ اس کوشش میں رہے گا کہ یہ ہتھیار مومن سے چھن جائے۔ پس جس طرح ایک اچھا سپاہی کبھی اپنا ہتھیار دشمن کے ہاتھ لگنے نہیں دیتا۔ ایک حقیقی مومن بھی کبھی اپنے اس ہتھیار کی حفاظت سے غافل نہیں ہوتا۔ انسانی فطرت ہے کہ برائیوں کی طرف بار بار توجہ جاتی ہے اس لئے اس کی حفاظت بھی ایک مستقل عمل چاہتی ہے اور اس کی مستقل حفاظت کے لئے، اس مستقل عمل کو جاری رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نمازوں کی حفاظت کرو۔ فرمایا ہے حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی۔ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْن (البقرۃ:239)۔ کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ تو یہ ایک اصولی بات بتا دی کہ نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کا خیال کرو۔ مختلف مفسرین نے درمیانی نماز کی اپنے اپنے ذوق یا علم کے مطابق تفسیر کی ہے۔ کسی نے تہجد کی نماز، کسی نے فجر کی نماز، کسی نے ظہر و عصر کی نماز مراد لی ہے۔ بہرحال یہاں ایک اصولی ہدایت آ گئی کہ صَلٰوۃُ الْوُسطٰی کی حفاظت کرو اور ہر ایک کے حالات کے لحاظ سے درمیانی نماز وہ ہے جس میں دنیاداری یا سستی اسے نماز قائم کرنے سے روکتی ہے یا نماز سے غافل کرتی ہے، جب شیطان اس کی توجہ نماز کی بجائے اور دوسری چیزوں کی طرف کروا رہا ہوتا ہے۔ پس اس وقت اگر ہم شیطان سے بچ گئے اور اس کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیا تو سمجھو کہ ہم نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور جب یہ صورت ہوگی تو جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے پھر نماز ہماری حفاظت کرے گی۔ فرضوں کی حفاظت سنتیں کریں گی اور سنتوں کی حفاظت نوافل کریں گے اور یہی ایک مومن کی پہچان ہے۔ اور جب یہ حالت ہوگی تو پھر شیطان کا دور دور تک پتہ نہیں چلے گا۔ ایسے لوگوں کے قریب بھی شیطان پھٹکا نہیں کرتا۔ پس یہ ایک مسلسل عمل ہے اور یہی حالت ہے جو حقیقی فرمانبرداری کی حالت ہے اور یہی حالت ہے جو بیعت کرنے کے بعد پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والی حالت ہے۔

پس اپنی نمازوں کی حفاظت ہر احمدی مسلمان پر خاص طور پر فرض ہے کیونکہ اس نے اپنے اس عہد کی تجدید کی ہے کہ میں اپنی پرانی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوتا ہوں۔ جب یہ عہد باندھا ہے تو اس عہد کو مضبوط تر کرنے کے لئے، فرمانبرداری کے کامل نمونے دکھانے کے لئے ان راستوں پر بھی چلنے کی کوشش کرنی ہوگی جن سے یہ عہد بیعت مضبوط سے مضبوط تر ہوتا ہے اور جس سے شیطان سے جنگ کرنے کی قوت ملتی ہے۔ جس سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کے راستے دکھائی دیتے ہیں۔ جس سے ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور جس سے ایک مومن فَرْعُھَافِی السَّمَاءِ کے نظارے دیکھتے ہوئے اپنی دعاؤں کو عرش تک پہنچتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جس سے ایک مومن نیکیوں کے معیار بلند ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جس سے قبولیت دعا کے نشان مومن پر ظاہر ہوتے ہیں۔ پس جبکہ یہ معیار حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی اپنے دل میں شدید خواہش اور تڑپ رکھتا ہے تو پھر نمازوں کے معیار بلند کرنے کی بھی ایک تڑپ کے ساتھ ضرورت ہے۔ یعنی ہماری نمازوں کے معیار بھی بلند ہوں اس کے لئے بھی ایک تڑپ پیدا کرنی ہوگی۔ آج کی دنیا میں مصروفیت کے نام پر بعض نمازیں جمع کر لی جاتی ہیں۔ بعض جائز مجبوریاں ہوں تو ٹھیک ہے لیکن بغیر مجبوری کے بھی بعض لوگوں کا معمول ہوتا ہے کہ نمازیں جمع کر لیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کا وقت مقرر فرمایا ہے اور دن کی پانچ نمازیں مقرر فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا (بنی اسرائیل:79) کہ سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دے یقیناً فجر کے وقت قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔

اس آیت میں صلوٰۃ کے مختلف اوقات کا ذکر ہے۔ ظہر کی نماز سے شروع کیا گیا ہے اور فجر تک کے اوقات بیان فرما دیئے ہیں اور نماز کے یہ پانچ اوقات رکھنے کی حکمت کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں وضاحت فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا نے اپنے قانون قدرت میں مصائب کو پانچ قسم پر منقسم کیا ہے یعنی آثار مصیبت کے جو خوف دلاتے ہیں۔ اور پھر مصیبت کے اندر قدم رکھنا‘‘۔ پہلی بات یہ یعنی آثار مصیبت کے جو خوف دلاتے ہیں اور پھر مصیبت کے اندر قدم رکھنا۔ ’’اور پھر ایسی حالت جب نومیدی...... پیدا ہوتی ہے اور پھر زمانہ تاریک مصیبت کا۔ اور پھر صبح رحمت الٰہی کی یہ پانچ وقت ہیں جن کا نمونہ پانچ نمازیں ہیں‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (یاداشتیں صفحہ 7) روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 422 مطبوعہ لندن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"یاد رکھو کہ یہ جو پانچ وقت نماز کے لئے مقرر ہیں۔ یہ کوئی تحکّم اور جبر کے طور پر نہیں'۔ جبر نہیں کیا گیا کہ ضرور پڑھو۔" بلکہ اگر غور کرو تو یہ دراصل روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ یعنی قائم کرو نماز کو دُلُوْکِ الشَّمْسِ سے۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے یہاں قیامِ صلوٰۃ کو دُلُوْکِ شَمْس سے لیا ہے۔ دُلُوْک کے معنوں میں گو اختلاف ہے۔ لیکن دوپہر کے ڈھلنے کے وقت کا نام دُلُوْک ہے۔ اب دُلُوْک سے لے کر پانچ نمازیں رکھ دیں۔ اس میں حکمت اور سر کیا ہے؟ قانون قدرت دکھاتا ہے کہ روحانی تذلّل اور انکسار کے مراتب بھی دُلُوْک ہی سے شروع ہوتے ہیں۔ اور پانچ ہی حالتیں آتی ہیں۔ پس یہ طبعی نماز بھی اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب حزن اور ہم وغم کے آثار شروع ہوتے ہیں۔ اس وقت جبکہ انسان پہ کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے تو کس قدر تذلّل اور انکساری کرتا ہے۔ اب اس وقت اگر زلزلہ آوے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ طبیعت میں کیسی رقت اور انکساری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر سوچو کہ اگر مثلاً کسی شخص پر نالش ہو'۔ کوئی کیس ہو جائے' تو سمن یا وارنٹ آنے پر اس کو معلوم ہوگا کہ فلاں دفعہ فوجداری یا دیوانی میں نالش ہوئی ہے۔ اب بعد مطالعہ وارنٹ اس کی حالت میں گویا نصف النہار کے بعد زوال شروع ہوا۔ کیونکہ وارنٹ یا سمن تک تو اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ اب خیال پیدا ہوا کہ خدا جانے ادھر وکیل ہو یا کیا ہو اس قسم کے تردّدات اور تفکرات سے جو زوال پیدا ہوتا ہے یہ وہی حالت دُلُوْک ہے۔ اور یہ پہلی حالت ہے جو نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کی عکسی حالت نماز ظہر ہے۔ اب دوسری حالت اس پر وہ آتی ہے جبکہ وہ کمرہ عدالت میں کھڑا ہو۔ فریق مخالف اور عدالت کی طرف سے سوالات جرح ہو رہے ہیں اور وہ ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ یہ وہ حالت اور وقت ہے جو نماز عصر کا نمونہ ہے۔ کیونکہ عصر گھوٹنے اور نچوڑنے کو کہتے ہیں۔ جب حالت اور بھی نازک ہو جاتی ہے اور فرد قرارداد جرم لگ جاتی ہے تو یاس اور ناامیدی بڑھتی ہے کیونکہ اب خیال ہوتا ہے کہ سزا مل جاوے گی۔ یہ وہ وقت ہے جو مغرب کی نماز کا عکس ہے۔ پھر جب حکم سنایا گیا اور کنسٹبل یا کورٹ انسپکٹر کے حوالہ کیا گیا تو وہ روحانی طور پر نماز عشاء کی عکسی تصویر ہے۔ یہاں تک کہ نماز کی صبح صادق ظاہر ہوئی۔ اور اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کے حالات کا وقت آ گیا تو روحانی نماز فجر کا وقت آ گیا اور فجر کی نماز اس کی عکسی تصویر ہے'۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897 صفحہ 167-166)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو اقتباس میں نے پڑھا اس میں انسان کی دنیاوی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے مثال دے کر آپؑ نے سمجھایا کہ دُلُوک کے مختلف معانی ہیں۔ دُلُوک کے تین معانی لغت میں ملتے ہیں۔ بعض لغات ان تینوں کو تسلیم بھی کرتی ہیں۔ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ سورج کا زوال۔ دوسرے اس کے معنی یہ ہیں جب سورج پر زردی آنی شروع ہوتی ہے۔ اس وقت کو بھی دُلُوک کہتے ہیں۔ اور اس کے تیسرے معنی سورج کے غروب ہونے کے بھی ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سامنے رکھتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ دُلُوک یعنی سورج کا سایہ بڑھنے سے شروع کر کے نماز کے اوقات رکھے گئے ہیں۔ اور اس میں کیا حکمت ہے اور کیا وجہ ہے؟ پہلی بات یہ بیان فرمائی کہ اگر دنیاوی مثال سے اس کو دیکھا جائے تو ایک انسان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کی کیسی عاجزی اور پریشانی کی حالت ہوتی ہے مثلاً کسی کے خلاف کوئی مقدمہ ہو جائے تو اسے بہت سی فکریں دامنگیر ہو جاتی ہیں۔ وکیل کرنے کی فکر ہوتی ہے پھر پتہ نہیں لگتا کہ وکیل ملے یا نہ ملے۔ اگر ملے تو کیا ہو؟ مقدمہ بھی صحیح طریقے پر لڑ سکے یا نہ لڑ سکے۔ پھر فیصلہ کیا ہو۔ تو اس کی ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ عجیب مایوسی کی حالت پیدا ہوتی ہے اور اس میں پھر وہ بے چین ہو کر اس حالت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہاتھ پیر مارتا ہے۔ جو جو خیالات آتے ہیں ان کے حل کی تلاش کی کوشش کرتا ہے۔ تو سورج کے زوال کے ساتھ اس دنیاوی مثال کے مقابلے پر ظہر کی نماز ہے جس میں ایک انسان کو اپنی روحانی حالت پر غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہئے اور اس سے مدد مانگنی چاہئے۔ پھر دنیاوی مقدمات میں وارنٹ آنے کے بعد اسے کمرہ عدالت میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کورٹ کے سامنے پیش ہوتا ہے جہاں جج اس کا مقدمہ سنتا ہے، جہاں اسے سوال جواب ہوتے ہیں، جرح ہوتی ہے، اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی ایک انسان کوشش کرتا ہے یا معافی مانگ رہا ہوتا ہے۔ پس عصر کی نماز کی یہ حالت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں سے بچائے اور معاف فرمائے۔ سارے دن میں جو شام تک غلطیاں ہوئی ہیں ان سے معاف فرمائے۔ روحانی حالت کو قائم رکھے۔ پھر مثال دی کہ عدالت میں فرد جرم لگ گئی ہے۔ عدالت نے اس کے خلاف فیصلہ کر دیا ہے۔ تو اس وقت میں یہ خیال آ جاتا ہے کہ جب خلاف فیصلہ کر دیا تو اب سزا ملے گی۔ بے چینی اور مایوسی بڑھ جاتی ہے۔ پس مغرب کی نماز اس کے مقابلے پر رکھی ہے کہ ایک مومن جب اپنے دن کو دیکھتا ہے تو کچھ نظر نہیں آتا۔ اپنے اعمال کو دیکھتا ہے تو کچھ نہیں لگتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اور اس کی مغفرت اور پناہ کا طلبگار ہوتا ہے۔ تو یہ مغرب کی نماز ہے۔ پھر فرمایا آخر فرد جرم لگنے کے بعد عدالت ثابت کر دیتی ہے کہ ہاں تم ملزم ہو تو پولیس کے حوالے کر دیتی ہے۔ سزا شروع ہو جاتی ہے تو اس کے مقابلے پر عشاء کا وقت ہے۔ رات اندھیری ہے۔ اس کو اب کچھ نظر نہیں آ رہا ہوتا۔ کال کوٹھڑی میں ایک ملزم ڈال دیا جاتا ہے۔ تو سارے دن کے اعمال ایک مومن کی نظروں کے سامنے گھومنے چاہئیں۔ اس کی ایسی حالت میں جو عشاء کی نماز پڑھ رہا ہے۔ جس طرح جیل کی کوٹھڑی میں بند ایک مجرم بے چین ہو کر اپنی رہائی اور رحم مانگ رہا ہوتا ہے۔ رات کو ایک مومن کو بھی یہ احساس دلانا چاہئے کہ یہ جو راتیں ظاہری طور پر آ رہی ہیں۔ کہیں ایسی راتیں میری روحانی زندگی پر نہ آ جائیں۔ کہیں یہ راتیں لمبی نہ ہو جائیں۔ میرے پنہانی گناہ اور ظلم کہیں مجھے شیطان کی گود میں مستقل نہ پھینک دیں۔ وہ بے چین ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے اور گریہ وزاری کرتا ہے کہ اے اللہ! اس ظاہری اندھیرے کی طرح میری روحانی زندگی بھی کہیں مستقل اندھیروں کی نظر نہ ہو جائے۔ مجھے اپنی پناہ میں لے لے اور مجھ پر ہمیشہ وہ سورج طلوع رکھ جو میری روحانی زندگی پر نہ کبھی زوال آنے دے، نہ اندھیروں میں بھٹکوں۔ پس اس کے لئے عشاء کی نماز ہے۔ اس میں وہ یہ دعائیں کرتا ہے اور آخر کو جس طرح قیدی آزاد ہو کر باہر کی دنیا کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ ایک مومن فجر کی نماز کو دیکھ کر اسی طرح خوشی کا اظہار کرتا ہے کہ اے اللہ! جس طرح یہ دن چڑھ رہا ہے میری روحانی زندگی پر بھی ہمیشہ دن چڑھا رہے اور کبھی اندھیروں میں نہ بھٹکوں۔

پس نماز کے پانچ اوقات روحانی حالت کا جائزہ ایک مومن کے سامنے رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کی حالت کا وقت آ گیا تو اس سے مراد یہ ہے کہ ایک مومن کو فجر کی نماز میں سست نہیں ہونا چاہئے۔ یہ یُسر اور آسانی پیدا کرنے کا وقت ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے بستروں کو اپنی آرام کی جگہ نہ سمجھو۔ اب اگر آرام دیکھنا ہے، اپنی روحانی حالت سنوارنی ہے، اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنا ہے تو فجر کی نماز کی بھی حفاظت کرو اور جب ہر دن کا سفر اسی سوچ کے ساتھ شروع ہوگا اور اسی سوچ پر ختم ہوگا تو پھر وہ حالت ہوگی جب ہر صبح یہ گواہی دے گی کہ تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر شام یہ گواہی دے گی کہ ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ اور یہی حالت ہے جو ایک مومن میں انقلاب لانے کا باعث بنتی ہے۔

پس اس بات کو ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ نمازیں روحانی حالت کے سنوارنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہیں جس کے بغیر انسان کا مقصد پیدائش پورا نہیں ہوتا۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرے کیونکہ ایک مومن پر ان کا وقت پر ادا کرنا بھی فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء:104) کہ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس اہم رکن کی ادائیگی کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں۔ آنحضرت ﷺ کے جس کام کو جاری کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اس کو پورا کرنے میں آپ کا ہاتھ بٹانے والے ہوں۔ اور ہم آپ کے مددگار اور ہاتھ بٹانے والے اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک ہم اپنا تزکیہ کرنے والے نہیں ہوں گے۔ اور تزکیہ نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے اور انہیں وقت پر ادا کرنے والے نہیں بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ بڑے درد کے ساتھ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے اور لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔ نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے'۔ کہ ایک بندے کا اور خدا کا جو ہمیشہ کا تعلق ہے اس کو قائم رکھنے کے لئے نماز بنائی ہے۔" اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے۔ جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے۔ ایسا ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔ جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے'۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 592-591 جدید ایڈیشن)

یعنی اگر بندے اور رب کا تعلق نہیں ہے تو انسان اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

دوسری بات، یہ افسوسناک خبر بھی ہر احمدی کے علم میں ہے جو ہمارے دلوں کو زخمی کرنے والی بھی ہے۔ اکثر نے سنی ہوگی، اخباروں میں بھی پڑھی ہوگی۔ ڈنمارک کی اخبار نے ایک ظالمانہ اور گھٹیا سوچ کا پھر مظاہرہ کیا ہے۔ اپنے دل کا گند اور اندرونی کینے اور بغض کا پھر اظہار کیا ہے اور بہانہ یہ کیا کہ ہم یہ بدلے لے رہے ہیں کہ پولیس نے ان تین لوگوں کو گرفتار کیا ہے جو ایک کارٹون بنانے والے کو مارنا چاہتے تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر کے جو عجیب شکلیں بنائی تھیں۔ جب پولیس نے پکڑ لیا ہے، اگر یہ الزام صحیح ہے تو پھر قانون سزا دے رہا ہے۔ پھر ان کا کیا جواز ہے کہ باقی مسلمان امت کا بھی دل دکھائیں، دوسرے مسلمانوں کا بھی دل

دکھائیں؟ کہتے ہیں کہ ہم بڑے انصاف کے علمبردار ہیں۔ کیا یہ انصاف ہے کہ جرم کوئی کرے اور سزا دوسروں کو دی جائے؟ اگر ان کا یہی انصاف ہے تو پھر ایک منصف احکم الحاکمین آسمان پر بھی بیٹھا ہے جو اس کائنات کا مالک ہے۔ وہ بھی پھر اپنا انصاف کرے گا جو غالب بھی ہے، ذو انتقام بھی ہے۔ یہ ایک اصولی بات اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے کہ جو بار بار ایک جرم کرنے والے ہوں اور باز نہ آتے ہوں پھر وہ ان سے انتقام بھی لے سکتا ہے۔ ان کے لئے جو اس قسم کے گھناؤنے فعل کرنے والے ہیں، غلط حرکات کرنے والے ہیں ان کے لئے تو وہ کافی ہے۔ کس طرح اس نے پکڑنا ہے وہ خدا بہتر جانتا ہے۔ ہمارا کام انہیں سمجھانا تھا۔ اتمام حجت کرنا تھی جو ہم نے کردی اور خوب اچھی طرح کردی۔ مضمون بھی لکھے۔ اخباروں میں خط بھی لکھے، ان لوگوں کو ملے بھی۔ ان سے میٹنگز بھی کیں۔ تب بھی اگر ان لوگوں نے باز نہیں آنا تو ہمیں اب معاملہ خدا تعالیٰ پہ چھوڑنا چاہئے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ خدا کے آگے جھکیں اور پہلے سے بڑھ کر اس رسولؐ کے پاک اسوہ کو قائم کرنے کی اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کریں جو ہمارے لئے آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ ہمارا ایک مولیٰ ہے وہ مولیٰ جس کی پہچان ہمیں آنحضرت ﷺ نے کروائی ہے۔ وہ مولیٰ جس کو سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ پیارے ہیں۔ وہ سب قدرتوں والا ہے۔ وہ خود اپنی قدرت دکھائے گا انشاء اللہ۔ ہمارا کام اپنے دل کے زخم اس کے حضور پیش کرنا ہے۔ اس کے آگے گڑگڑانا ہے، اس کے آگے جھکنا ہے۔ پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔ اور یہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے اور ہر احمدی کی اب مزید ذمہ داری بڑھ جاتی ہے لیکن جب ایسے حالات پیدا ہوں تو پہلے سے بڑھ کر اس پر قائم ہو جائیں۔ پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں، پہلے سے بڑھ کر اپنا تزکیہ نفس کرنے کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں اور یہی چیزیں ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناکامی دکھانے والی بنیں گی اور ہماری فتح ہوگی۔

اپنے جذبات کے اظہار کے لئے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

”مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریمؐ کی عزت کے لئے جان دیتے ہیں اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کریں اور ان کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ ان کے رسول کریم ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں اور اشتہاروں میں نہایت توہین سے ان کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ میں ان کو یاد کرتے ہیں۔ آپ یاد رکھیں کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیرخواہ نہیں ہیں کیونکہ وہ ان کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کر لیں تو یہ ممکن ہے مگر ہم ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے“۔ (مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمۂ معرفت صفحہ 14)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

”اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی گئی، دکھا“۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 52-51)

اے اللہ! یہ جو اپنی طاقت کے زعم میں ہمارے دل دکھا رہے ہیں تُو اس کا مداوا کر کیونکہ تو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔

☆☆☆

احمدی احباب اپنے گھروں میں لائبریری بنائیں

حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد مبارک ہے کہ تمام احمدی گھروں کے پچاس فیصد افراد اپنے گھروں میں جماعتی کتب کی لائبریریاں قائم کریں۔ گھروں میں ان لائبریریوں کا قیام بھی جوبلی کا ایک حصہ ہے جملہ امراء کرام و صدر صاحبان و مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ حضور پُرنور کے اِس ارشاد کی تعمیل میں احباب کو گھروں میں لائبریریاں قائم کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان نے جو نئی کتب شائع کی ہیں اُن کی فہرست درج ذیل ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے آرڈر بُک کرائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

۱- چشمۂ مسیحی	۱۶- گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	۳۰- درّ عدن
۲- فقہ احمدیہ	۱۷- بیت بازی	۳۱- الذکر المحفوظ
۳- سیرت خاتم النبیینؐ	۱۸- الہام، عقل، علم اور سچائی	۳۲- خلافت حقہ اسلامیہ
۴- نظامِ نَو	۱۹- حضرت محمد مصطفیٰؐ کا بچپن	۳۳- اسلام میں اختلافات کا آغاز
۵- اسلام کا مشاورتی نظام	۲۰- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں	۳۴- نظام آسمانی اور اس کا پس منظر
۶- حقائق الفرقان		۳۵- آئینہ صداقت اردو، انگریزی
۷- قندیل صداقت	۲۱- فیشن پرستی	۳۶- سناتن دھرم
۸- احمدیہ پاکٹ بُک	۲۲- غیبت	۳۷- نسیم دعوت۔
۹- انوار العلوم	۲۳- بے پردگی کے خلاف جہاد	۳۸- برکات الدعا
۱۰- سیرِ روحانی	۲۴- صحیح بخاری جلد اوّل، دوئم	۳۹- کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے
۱۱- سوانح فضل عمر مکمل	۲۵- دیباچہ تفسیر القرآن	
۱۲- خطبات ناصر	۲۶- مرقات الیقین	۴۰- آریہ دھرم
۱۳- خطبات مسرور حصہ اوّل تا چہارم	۲۷- ایک عزیز کے نام خط	۴۱- برکات خلافت
۱۴- حیات قدسی	۲۸- ہمارا خدا	
۱۵- حیات نور	۲۹- تاریخ احمدیت انیس جلدوں میں	

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

انعامی مقالہ برائے سال ۰۹-۲۰۰۸ء
منجانب نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

سال ۰۹-۲۰۰۸ء کے لئے نظارت تعلیم کی طرف سے درج ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے:

”ایک طالب کی زندگی میں خلافت کی برکات نیز طالب علم کا خلیفہ وقت سے کس طرح کا تعلق ہونا چاہئے“

تمام طلباء کو اس مقالے کے مقابلہ میں شرکت کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ نیز احباب جماعت سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کو اس مضمون کو لکھنے کی تاکید کریں تا کہ طلباء میں تحریر لکھنے کا شوق پیدا ہو۔

مقالہ کی شرائط: ☆مضمون کم از کم 15000 الفاظ پر مشتمل ہو۔

☆ مقالہ صرف اُردو، ہندی اور انگریزی زبان میں سے کسی ایک زبان میں لکھنا ہوگا۔

☆ مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆ مقالہ لکھتے وقت سُرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ مقابلہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ مقالہ نویسی میں حصہ لینے کے لئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

☆ مقالہ لکھنے والوں کے لئے آٹھ انعام مبلغ -/2000 روپئے کے رکھے گئے ہیں۔

ضروری اعلان

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سال کے پیش نظر بعض جماعتوں کی طرف سے مساجد/مشن ہاؤسز اور دوسری جماعتی عمارات پر رنگ روغن اور سفیدی کروانے کے لے مرکز سے بجٹ کی فراہمی کی درخواستیں موصول ہو رہی ہیں بمطابق فیصلہ جوبلی کمیٹی ایسی درخواستیں قابل قبول نہیں ہیں جماعتیں اپنے اخراجات پر جماعتی عمارات کو رنگ روغن اور سفیدی کروائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان و سیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی بھارت)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نظام خلافت
اور
ہماری ذمہ داریاں

(مرتبہ حافظ طیب احمد طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت حقہ کی نصیحت فرمائی ہے اس کے بقاء اور استحکام کے لئے بعض شرائط ہیں جس کے متعلق ارشاد باری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات پیش ہیں:

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ص وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمۡ مِّنۡ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ط یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ط وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَO

(سورۃ النور:56)

”تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَیۡکَ السَّمۡعُ وَالطَّاعَۃُ فِیۡ عُسۡرِکَ وَیُسۡرِکَ وَمَنۡشَطِکَ وَمَکۡرَھِکَ وَاَثَرَۃٍ عَلَیۡکَ۔

(مسلم کتاب الامارۃ وجوب طاعۃ الامرائفی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ حدیث 4754)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگ دستی اور خوش حالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے (حاکم وقت کے حکم کو) سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔

أَمَا یَخۡشٰی أَحَدُکُمۡ، أَوۡ لَا یَخۡشٰی أَحَدُکُمۡ اِذَا رَفَعَ رَأۡسَہٗ قَبۡلَ الۡاِمَامِ أَنۡ یَّجۡعَلَ اللّٰہُ رَأۡسَہٗ رَأۡسَ حِمَارٍ؟ أَوۡیَجۡعَلَ اللّٰہُ صُوۡرَتَہٗ صُوۡرَۃَ حِمَارٍ؟

(بخاری کتاب الآذان۔ باب اثم من رفع راسہ قبل الامام)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے ڈرتا نہیں کہ جب وہ اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے یا اس کی شکل گدھے کی شکل بنادے۔

عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ عَمۡرٍو السُّلَمِیِّ وَحُجۡرُ بۡنُ حُجۡرٍ قَالَا: اَتَیۡنَا الۡعِرۡبَاضَ بۡنَ سَارِیَۃَ وَھُوَ مِمَّنۡ نَزَلَ فِیۡہِ۔ و﴿لَا عَلَی الَّذِیۡنَ اِذَا مَا اَتَوۡکَ لِتَحۡمِلَھُمۡ قُلۡتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحۡمِلُکُمۡ عَلَیۡہِ (التوبۃ: 93)﴾۔ فَسَلَّمۡنَا وَ قُلۡنَا اَتَیۡنَاکَ زَائِرِیۡنَ وَ عَائِدِیۡنَ وَ مُقۡتَبِسِیۡنَ، فَقَالَ الۡعِرۡبَاضُ صَلَّ بِنَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوۡمٍ ثُمَّ اَقۡبَلَ عَلَیۡنَا فَوَعَظَنَا مَوۡعِظَۃً بَلِیۡغَۃً ذَرَفَتۡ مِنۡھَا الۡعُیُوۡنُ وَوَجِلَتۡ مِنۡھَا الۡقُلُوۡبُ فَقَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ! کَانَ ھٰذِہٖ مَوۡعِظَۃُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعۡھَدُ اِلَیۡنَا فَقَالَ اُوۡصِیۡکُمۡ بِتَقۡوَی اللّٰہِ وَالسَّمۡعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنۡ عَبۡدًا حَبۡشِیًّا فَاِنَّہٗ مَنۡ یَّعِشۡ مِنۡکُمۡ بَعۡدِیۡ فَسَیَرَی اِخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا فَعَلَیۡکُمۡ بِسُنَّتِیۡ وَسُنَّۃِ الۡخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیۡنَ الۡمَھۡدِیِّیۡنَ تَمَسَّکُوۡا بِھَا وَعَضُّوۡا عَلَیۡھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمۡ وَ مُحۡدَثَاتِ الۡاُمُوۡرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحۡدَثَۃٍ بِدۡعَۃٌ وَکُلُّ بِدۡعَۃٌ ضَلَالَۃٌ۔

(ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں کہ وہ عرباض بن ساریہؓ کے پاس آئے یہ وہی عرباض ہیں جن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ {نہ ان لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تیرے پاس سواری حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں (تاکہ غزوہ میں شریک ہوسکیں) تو تو ان کو جواب دیتا ہے کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے وہ یہ جواب سن کر رنج وغم میں ڈوبے واپس جاتے ہیں ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں کہ افسوس ان کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں۔ سورۃ التوبہ:93} ہم نے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا اور کہا کہ ہم آپ سے ملنے اور کچھ استفادہ کرنے آئے ہیں۔ اس پر عرباض نے فرمایا: ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت مؤثر اور فصیح و بلیغ انداز میں ہمیں وعظ فرمایا جس سے لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور دل ڈر گئے۔ حاضرین میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو الوداعی وعظ لگتا ہے۔ آپ کی نصیحت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو کیونکہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت بڑے اختلافات دیکھے گا پس تم ان نازک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا، پچھلے بڑے دانتوں سے مضبوط گرفت میں کر لینا۔ تمہیں دین میں نئی باتوں کی ایجاد سے بچنا ہوگا کیونکہ ہر نئی بات جو دین کے نام سے جاری ہو بدعت ہے اور بدعت نری گمراہی ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی پہلے خطبہ میں اطاعت کے بارے میں فرمایا:

”اللہ پاک صرف ان اعمال کو قبول فرماتے ہیں جو صرف اس کے لیے کئے جائیں۔ لہٰذا تم صرف اللہ کے لئے عمل کرو اور سمجھ لو کہ جو کام تم محض اللہ کے لئے کرو گے وہ اس کی حقیقی اطاعت ہوگی۔ وہ حقیقی کامیابی کی طرف قدم ہوگا اور وہی اصلی سامان ہوگا جو اس دنیائے فانی میں تم دائمی آخرت کیلئے مہیا کرو گے اور تمہاری ضرورت کے وقت کام آئے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم میں سے جو مر گئے ہیں ان سے عبرت حاصل کرو اور جو تم سے پہلے تھے ان پر غور کرو کہ وہ کہاں تھے؟ کہاں ہیں وہ جابر فرمانروا؟ کہاں ہیں وہ سورما جن کی شجاعت اور فتح مندی کی داستانیں مشہور ہیں؟ جن سے عالم میں ایک تہلکہ مچ گیا تھا۔ آج وہ خاک ہوچکے اور ان کے متعلق صرف باتیں ہی باتیں رہ چکی ہیں اور ظاہر ہے کہ رہتی دنیا میں بروں کی برائیوں ہی کا چرچا ہوتا ہے وہ بادشاہ کہاں گئے جنہوں نے دھرتی کے سینے کو چاک کیا اور اس کو خوب آباد کیا؟ آہ! وہ چل بسے اور آج کوئی ان کا نام تک نہیں لیتا۔ یوں گویا کہ وہ کبھی تھے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بداعمالیوں کی سزا میں ان کو برباد کر دیا اور ان کی تمام لذتیں ختم ہوگئیں۔ وہ چل بسے، ان کی برائیاں باقی رہ گئیں اور ان کی دنیا دوسروں کے قبضے میں چلی گئی۔ اب ہم ان کے جانشیں ہوئے ہیں اگر ہم نے ان کی حالت سے عبرت حاصل کی تو ہم نجات حاصل کرلیں گے اور اگر ہم ان کی دنیاوی عیش وعشرت کی زندگی سے دھوکے میں آگئے تو ہمارا بھی وہی انجام ہوگا جو ان کا ہوا۔ وہ حسین چہرے والے آج کہاں ہیں جو اپنی جوانی پر فخر کرتے تھے؟ وہ سب مٹی میں مل کر مٹی ہو چکے اور صرف ان کی بداعمالیوں کی حسرت ان کے پاس رہ گئی ہے۔ وہ لوگ کہاں گئے جنہوں نے شہر بسائے اور ان کے گرد فصیلیں بنائیں اور دنیا کے عجائبات ان شہروں میں جمع کئے وہ ان سب کو اپنے بعد والوں کے لئے چھوڑ مرے۔ آج ان کے محل برباد ہیں اور وہ قبر کی تاریکی میں بے نام ونشان پڑے سڑ رہے ہیں۔ خود تمہاری اولاد اور تمہارے دوست اور عزیز کہاں ہیں جن کو موت آگئی اور اب ان کو اپنے اعمال کا جواب دینا پڑ رہا ہوگا۔

سن لو اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ اپنی مخلوقات کے ساتھ بلا کسی غرض کے بھلائی کرتا ہے اور اس کی اطاعت اور حکم کی اتباع کے بغیر کوئی ضرر و نقصان مخلوق سے دور نہیں ہوتا۔ اور سمجھ لو کہ تم مقروض غلام ہو اور اس کی اطاعت کے بغیر تم آزادی حاصل نہیں کر سکتے، کوئی بھلائی بھلائی نہیں جس کا نتیجہ دوزخ ہو اور کوئی برائی برائی نہیں جس کا نتیجہ جنت ہو۔“

(تاریخ طبری جلد 2 حصہ 2۔ صفحہ 456 تا 460)

مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے خطبہ میں اطاعت کے بارے میں فرمایا:

”اللہ عزوجل نے ایسی کتاب نازل فرمائی جو لوگوں کو ہدایت کرنے والی ہے اس کتاب میں ہر قسم کے خیر وشر کو بیان کیا گیا ہے اب تمہیں چاہئے کہ تم خیر کو قبول کرو اور شر کو چھوڑ دو اور اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ادا کرو وہ تمہیں جنت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے اُمور فرمائے ہیں جو قطعاً ڈھکے چھپے نہیں اور تمام حرام کاموں سے زیادہ مسلمانوں کا خون حرام فرمایا ہے اس نے مسلمانوں کے ساتھ اخلاص اور باہم متحد رہنے کا حکم فرمایا ہے اور مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بھائی محفوظ رہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کی ایذا دہی کا حکم دیا ہو۔

تم لوگ موت کے آنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرو جبکہ موت تمہیں گھیرتی چلی آرہی ہے اس لئے تم لوگ گناہوں سے ہلکے ہوکر موت سے ملو، لوگ تو ایک دوسرے کا انتظار کرتے ہی رہتے ہیں تم لوگ اللہ کے بندوں اور اس کے شہروں کی بربادی کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم سے اس کا ضرور سوال کیا جائے گا حتیٰ کہ چوپایوں اور گھاس پھوس تک کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔

اللہ عزوجل کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی نہ کرو اور جس چیز میں بھی تمہیں خیر نظر آئے تم اسے قبول کرو اور جو بھی برائی دیکھو اسے چھوڑ دو اور اس وقت کو یاد کرو جب تم لوگ تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں کمزور تھے۔“

(تاریخ طبری جلد 3 حصہ 2۔ صفحہ 441)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔“

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20۔ صفحہ 306)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

”اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں شرط یہ ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کردینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے مؤحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔......

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہوسکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول

سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ اُن میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔.......

ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کرلیا........

تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 صفحہ 246 تا 248۔ تفسیر سورۃ النساء زیر آیت 60)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول کریم ﷺ کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہوگئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ (ابراہیم: 8) لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے۔ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ۔ (ابراہیم: 8)۔

(خطبات نور صفحہ 131)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّاں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔‘‘

(الفرقان خلافت نمبر مئی، جون 1967ء ۔صفحہ 28)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’ایک شہد کی مکھی سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے وہ کیسی دانائی سے گھر بناتی ہے، شہد بناتی ہے...... بدبودار چیز پر بھی نہیں بیٹھتی پھر اپنے امیر کی مطیع ہوتی ہے۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 68)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پیشگوئی مصلح موعود کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی۔ وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں۔ آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا بلکہ میں کہتا ہوں۔ آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔ پس میں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ میں تمہیں اُچھلنے اور کودنے سے نہیں روکتا۔ بیشک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اُچھلو اور کُودو لیکن میں کہتا ہوں اس خوشی اور اُچھل کُود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سُرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں گا مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم تیز کریں اور اپنی سُست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سُرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سُستی اور غفلت سے کام لے اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹالیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بہ قدم اور شانہ بہ شانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا اگاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کیلئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔‘‘

(تقریر حضرت مصلح موعودؓ ’’الموعود‘‘۔ صفحہ 214، 215، 216)

خلافت کے بعد مبایعین کی ذمہ داریاں بیان فرماتے ہوئے سیدنا المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’جو جماعتیں منظّم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کچھ شرائط کی پابندی کرنی ان کے لئے لازمی ہوتی ہے جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے...... ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے اور اس کی اطاعت کا اقرار کر چکے تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہئے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہئے جن کے نتائج ساری جماعت پر آ کر پڑتے ہوں پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہتی...... امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور مومن کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے۔‘‘

(الفضل 5 جون 1937ء صفحہ 1، 2)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’تم سب امام کے اشارے پر چلو اور اس کی ہدایت سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہو۔ جب وہ حکم دے بڑھو اور جب وہ حکم دے ٹھہر جاؤ اور جدھر بڑھنے کا حکم دے اُدھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا حکم دے اُدھر سے ہٹ جاؤ۔‘‘

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 515، 516)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’اے دوستو! بیدار ہو اور اپنے مقام کو سمجھو اور اس کی اطاعت کا نمونہ دکھاؤ جس کی مثال دنیا کے پردہ پر کسی اور جگہ پر نہ ملتی ہو اور کم سے کم آئندہ کے لئے کوشش کرو کہ سو (100) میں سے سو ہی کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں اور اس ڈھال سے باہر کسی کا جسم نہ ہو جسے خدا تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کیلئے مقرر کیا ہے اور ’’اَلۡاِمَامُ جُنَّۃٌ یُّقَاتَلُ مِنۡ وَّرَائِہٖ‘‘ پر ایسا عمل کرو کہ محمد رسول کریم ﷺ کی روح تم سے خوش ہو جائے۔‘‘

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 525)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء مندرجہ الفضل 31 جنوری 1936ء۔ صفحہ 9)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے...... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہوسکتا۔‘‘

(الفضل 15 نومبر 1946ء صفحہ 6)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’جماعت کا ہر فرد جو اس سلسلہ میں منسلک ہے۔ اس کا فرض ہے کہ امام کی طرف سے جو بھی آواز بلند ہو اس پر خود بھی عمل کرے اور دوسروں کو بھی عمل کرنے کی تحریک کرے اور چاہے صدر انجمن احمدیہ ہو یا کوئی اور انجمن حقیقی معنوں میں وہی انجمن سمجھی جاسکتی ہے جو خلیفہ وقت کے احکام کو ناقدری کی نگاہ سے نہ دیکھے بلکہ ان پر عمل کرے اور کرتی چلی جائے اور اس وقت تک آرام کا سانس نہ لے جب تک ایک چھوٹے سے چھوٹا حکم بھی ایسا موجود ہو جس پر عمل نہ کیا جاتا ہو۔ پس ہر احمدی جس نے منافقت سے میری بیعت نہیں کی اور ہر احمدی جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے احکام پر عمل کرنے اور دوسروں سے عمل کرانے کیلئے کھڑا ہو جائے۔

ہمارا خدا زندہ ہے اور وہ کبھی مر نہیں سکتا۔ اسی طرح میں کہتا ہوں جس نے خلیفۂ وقت کی بیعت کی ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفۂ وقت کی بیعت کے بعد اس پر یہ فرض عائد ہو چکا ہے کہ وہ اس کے احکام کی اطاعت کرے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 15 نومبر 1946ء)

جنگ اُحد میں درّہ کو چھوڑنے والے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’اگر وہ لوگ محمد رسول کریم ﷺ کے پیچھے اسی طرح چلتے جس طرح نبض حرکت قلب کے پیچھے چلتی ہے۔ اگر وہ سمجھتے کہ رسول کریم ﷺ کے ایک حکم کے نتیجہ میں اگر ساری دنیا کو بھی اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں تو وہ ایک بے حقیقت شے ہیں۔ اگر وہ ذاتی اجتہاد سے کام لے کر اس پہاڑی درّہ کو نہ چھوڑتے جس پر رسول کریم ﷺ نے انہیں اس ہدایت کے ساتھ کھڑا کیا تھا کہ خواہ ہم فتح حاصل کریں یا مارے جائیں تم نے اس مقام سے نہیں ہلنا تو نہ دشمن کو دوبارہ حملہ کرنے کا موقع ملتا اور نہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوئی نقصان پہنچتا۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ وہ لوگ جو محمد رسول کریم ﷺ کے احکام کی پوری اطاعت نہیں بجا لاتے اور ذاتی اجتہادات کو آپ کے احکام پر مقدم سمجھتے ہیں۔ انہیں ڈرنا چاہئے کہ اس کے نتیجہ میں کہیں ان پر کوئی آفت نہ آجائے یا وہ کسی شدید عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ گویا بتایا کہ اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارا کام یہ ہے کہ تم ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھو اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جاؤ۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 410 تا 412)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پس میں نوجوانوں کو کہتا ہوں کہ وہ دین کی خدمت کے لئے آگے آئیں اور صرف آگے ہی نہیں بلکہ اس ارادہ سے آگے آئیں کہ انہوں نے کام کرنا ہے۔ گو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نوجوان آدمی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی جگہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو کمانڈر انچیف مقرر کردیا۔ اس وقت حضرت خالد بن ولید کی پوزیشن ایسی تھی کہ حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ اس وقت ان سے کمانڈر لینا مناسب نہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنی برطرفی کا کسی طرح علم ہوگیا۔ وہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ کے پاس میری برطرفی کا حکم آیا ہے لیکن آپ نے ابھی تک اس حکم کو نافذ نہیں کیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا: خالد تم نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اب بھی تم خدمت کرتے چلے جاؤ۔ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ٹھیک ہے لیکن خلیفۂ وقت کا حکم ماننا بھی ضروری ہے۔ آپ مجھے برطرف کردیں اور کمانڈر انچیف کا عہدہ خود سنبھال لیں۔ میرے سپرد آپ چپڑاسی کا کام بھی کردیں گے تو میں اسے خوشی سے کروں گا لیکن خلیفۂ وقت کا حکم بہرحال جاری ہونا چاہئے۔ حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کمان تو مجھے لینی ہی پڑے گی کیونکہ خلیفۂ وقت کی طرف سے یہ حکم آچکا ہے لیکن تم کام کرتے جاؤ۔ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا آپ حکم دیتے جائیں، میں کام کرتا چلا جاؤں گا۔ چنانچہ بعد میں ایسے مواقع بھی آئے کہ جب ایک ایک مسلمان کے مقابلہ میں سو سو عیسائی تھا لیکن خالد رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ یہی مشورہ دیا کہ آپ ان کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہیں۔

خدا تعالیٰ کے اس وعدہ پر یقین رکھو کہ اسلام اور احمدیت نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اگر یہ فتح تمہارے ہاتھوں سے آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت تمہارے لئے وقف ہوگی کیونکہ تم اسلام کی کمزوری کو قوت سے اور اس شکست کو فتح سے بدل دو گے۔ خدا تعالیٰ کہے گا گو قرآن کریم میں نازل کیا ہے لیکن اس کو دنیا میں قائم ان لوگوں نے کیا ہے۔ پس اس کی برکات تم پر ایسے رنگ میں نازل ہوں گی کہ تم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرو گے اور وہ تمہاری اولاد کو بھی ترقیات بخشے گا۔‘‘

(فرمودہ 9 دسمبر 1955ء مطبوعہ الفضل 18 دسمبر 1955ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔ پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہوجائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء۔ صفحہ 1)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’پھر خلافت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو۔ گویا خلفا کے ساتھ دین کی تمکین کرکے وہ اطاعتِ رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔ یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ پس وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اس وقت رسول کریم کی اطاعت اسی رنگ میں ہوگی کہ اشاعت و تمکین دین کے لئے نمازیں قائم کی جائیں۔ زکوٰتیں دی جائیں اور خلفا کی پورے طور پر اطاعت کی جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہوسکتی۔‘‘

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ جلد 6۔ صفحہ 367)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’اطاعت رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہوسکتی کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے ایک رشتہ میں پرو دیا جائے۔ یوں تو صحابہ رضی اللہ عنہم بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی حج کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم اور آج کل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ یہی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حدِ کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے صحابہ رضی اللہ عنہم اُسی وقت اُس پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں...... کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا۔ پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6۔ صفحہ 369)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلافت اسلام کا ایک اہم جزو ہے اور جو اس سے بغاوت کرتا ہے وہ اسلام سے بغاوت کرتا ہے۔ اگر ہمارا یہ خیال درست ہے تو جو لوگ اس عقیدہ کو تسلیم کرتے ہیں ان کے لئے اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِہٖ۔ کا حکم بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ خلافت کی غرض تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں اتحادِ عمل اور اتحادِ خیال پیدا کیا جائے اور اتحادِ عمل اور اتحادِ خیال خلافت کے ذریعہ سے تبھی پیدا کیا جاسکتا ہے، اگر خلیفہ کی ہدایات پر پورے طور پر عمل کیا جائے اور جس طرح نماز میں امام کے رکوع کے ساتھ رکوع اور قیام کے ساتھ قیام اور سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا جاتا ہے اسی طرح خلیفۂ وقت کے اشارہ کے ماتحت ساری جماعت چلے اور اس کے حکم سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ نماز کا امام جو صرف چند مقتدیوں کا امام ہوتا ہے جب اس کے بارہ میں رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو اس کے رکوع اور سجدہ میں جانے سے پہلے رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے یا اس سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ گنہگار ہے، تو جو شخص ساری قوم کا امام ہو اور اس کے ہاتھ پر سب نے بیعت کی ہو، اس کی اطاعت کتنی ضروری سمجھی جائے گی..........

اسی طرح تم سب امام کے اشارہ پر چلو اور اس کی ہدایت سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہو۔ جب وہ حکم دے بڑھو اور جب وہ حکم دے ٹھہر جاؤ! اور جدھر بڑھنے کا حکم دے اُدھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا حکم دے اُدھر سے ہٹ آؤ۔‘‘

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 515۔516۔ ’’قیام امن اور قانون کی پابندی کے متعلق جماعت احمدیہ کا فرض‘‘)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد فرمایا:

’’جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا اس ڈھال کو اس نے ہم سے لے لیا اور اس نے مجھے آگے کردیا۔ میں بہت ہی کمزور بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں مدافعت کی قوت مجھ سے زیادہ ہو، مجھ میں تو وہ بھی نہیں لیکن جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہوکر رہے گا لیکن کچھ ذمہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں اور کچھ آپ پر۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر آپ لوگوں کو گواہ ٹھہراتا ہوں اس بات پر کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے، جہاں تک اس نے مجھے توفیق دی ہے، جہاں تک اس نے مجھے طاقت دی ہے، آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے، میں ہر لمحہ اور ہر لحظہ دعاؤں کے ساتھ اور اگر کوئی وسیلہ بھی مجھے حاصل ہو تو اس وسیلہ کے ساتھ آپ کا مددگار رہوں گا اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دے گا کہ آپ صبح و شام اور رات اور دن اپنی دعاؤں سے، اپنے اچھے مشوروں سے، اپنی ہمدردیوں سے اور اپنی کوششوں سے میری اس کام میں مدد کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو اور محمد رسول کریم ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرانے لگے..... دنیا انشاء اللہ یہ نظارے دیکھے گی مگر ہم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا رہے۔‘‘

(الفضل 3 دسمبر 1965ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’پس اے میرے عزیز بھائیو! جو مقامات قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول کریم ﷺ کا دامن چھوٹ جائے گا کیونکہ خلیفۂ وقت اپنی ذات میں کوئی شے نہیں اسے جو مقام بھی حاصل ہے وہ محمد ﷺ کا دیا ہوا مقام ہے نہ اس میں اپنی کوئی طاقت نہ اس میں کوئی اپنا علم۔ پس اس شخص کو نہ دیکھو، اس کرسی کو دیکھو جس پر خدا اور اس کے رسولؐ نے اس شخص کو بٹھا دیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے جس خلافت راشدہ کے وقت میں جتنے زیادہ خلفا اس دوسرے سلسلہ کے ہوں گے یعنی سلسلہ خلافتِ ائمہ کے جو مضبوطی کے ساتھ اس کے دامن کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور جن کے سینہ میں وہی دل جو خلیفۂ وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے، دھڑک رہا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ ان کو طاقت بخشتی رہے گی۔ آپؐ کے روحانی فیوض سے وہ حصہ لیتے رہیں گے اتنا ہی اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا اور دنیا میں غالب آتا چلا جائے گا اور غالب رہتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کے فضلوں کو انسان حاصل کرتا چلا جائے گا لیکن جو شخص خلافت راشدہ کے دامن کو چھوڑتا ہے اور خلافت راشدہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس شخص پر خدا تعالیٰ اپنی حقارت کی نظر ڈالتا ہے اور وہ اس کے غضب اور قہر کے نیچے آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا سامان پیدا کرے کہ ہم میں استثنائی طور پر بھی کوئی ایسا بدقسمت پیدا نہ ہو۔‘‘

(خلافت و مجددیت۔ صفحہ 48۔49۔ برموقع اجتماع انصاراللہ 1968ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’پہلے سبق کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی منشا اپنے سلسلہ میں خلافت راشدہ کو قائم رکھنے کی ہے۔ اس وقت تمام برکتیں خلافت سے

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وابستہ ہوتی ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتا وہ ان برکتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ میرا یہ تجربہ ہے ذاتی کہ بعض لوگ جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتے ان کے حق میں میری دعائیں قبول نہیں بلکہ رد کر دی جاتی ہیں حالانکہ میں نے اپنے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ اگر کوئی شخص کے متعلق مجھے یقین بھی ہو جائے کہ وہ خلافت کی اہمیت کو نہیں سمجھتا اور اس کے دل میں خلافت کے نظام سے وہ محبت اور پیار نہیں جو ایک احمدی کے دل میں ہونی چاہئے۔ تب بھی میں اس کیلئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اور دعا کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتا۔ اس کے لئے دعا کرنا میرا کام ہے میں اپنا کام کر دیتا ہوں۔ دعا قبول کرنا میرے رب کا کام ہے اور میں نے اکثر یہ دیکھا ہے کہ ایسے لوگوں کے حق میں میری دعائیں قبول نہیں ہوتی۔ حالانکہ اس کے برعکس بہت سے ایسے احمدی بھی ہیں جو اگرچہ اعتقاداً اپختہ ہوتے ہیں اور نظامِ جماعت سے ان کا بڑا گہرا اور سچا تعلق ہوتا ہے۔ اور خلافت سے حقیقی تعلق رکھتے ہیں لیکن عملاً بہت سی ذاتی کمزوریاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جب اس گروہ کے متعلق یا ان میں سے کسی فرد کے متعلق دعا کی جائے تو اللہ بسا اوقات محض اپنے فضل سے اس دعا کو بڑی جلد قبول کر لیتا ہے۔ یہ ایک ذاتی مشاہدہ ہے۔ اس مختصر سے وقت میں یعنی جب سے میں مسندِ خلافت پر بٹھایا گیا ہوں جو میں نے ذاتی مشاہدے کئے اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا ہے۔ اور بعض دعاؤں کو ردّ ہوتے پایا یہ میرا مشاہدہ ہے جو میں نے اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔"

(مشعل راہ جلد 2۔ صفحہ 621)

نیز آپ فرماتے ہیں:

"فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ کہ جہاں تک ہو سکے اپنی طاقت، قوت اور استعداد کے مطابق تقویٰ کی راہوں پر چلتے رہو اور تقویٰ یہ ہے کہ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب السمع والطاعة للامام) کہ اللہ تعالیٰ کی آواز سنو اور لبیک کہتے ہوئے اس کی اطاعت کرو۔ اگر تم تقویٰ کی راہوں پر چل کر وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا کا نمونہ پیش کرو گے تو تمہیں اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی توفیق دے گا کہ تم اپنی جانوں، مالوں اور عزتوں سب کو اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اس طرح تمہیں دل کے بخل سے محفوظ کر لیا جائے گا۔ یہی کامیابی کا راز ہے۔

اس نسخہ کو نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے خوب سمجھا اور پھر اس پر خوب عمل کیا دیکھو دنیا میں بھی انہیں ایسی کامیابی نصیب ہوئی کہ کسی اور قوم کو ویسی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ اور اسی زندگی میں ان کو آئندہ کے متعلق ایسی بشارتیں ملیں کہ کسی اور قوم کو ان کا حقدار قرار نہیں دیا گیا پھر اس نسخہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت نے سمجھا اور اس کے مطابق عمل کر کے حقیقی کامیابی اور فلاح کے حصول کے لئے جدوجہد کی اور کر رہی ہے اور آئندہ بھی اسی راہ پر گامزن رہے گی۔ انشاءاللہ"

(خطبات ناصر جلد 1۔ صفحہ 244، 245۔ خطبہ جمعہ 6 مئی 1966ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ان امور پر میں کئی دفعہ خطبات دے چکا ہوں لیکن پھر بار بار یہ باتیں سامنے آتی ہیں کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں یہ معمولی باتیں ہیں کیا فرق پڑا اگر ہم نے چپکے سے فلاں کی بات سن لی؟ ساتھ ساتھ اپنی دانست میں خلیفۂ وقت کی حفاظت بھی کر لی۔ کہہ دیا کہ ہاں ہاں کسی کی باتوں میں آ گیا ہوگا خود تو اپنی ذات میں شریف آدمی لگتا ہے، خود تو جھوٹا اور غیر منصف نظر نہیں آتا اس لئے ضرور باتوں میں آ گیا ہوگا یعنی غیر منصف بھی قرار دے دیا اور ساتھ ہی بے وقوف بھی قرار دے دیا۔ اچھا دفاع کیا ہے خلیفۂ وقت کا۔ یعنی پہلے تو صرف ظالم کہا تھا آپ نے کہا کہ ظالم صرف نہیں ہے، احمق بھی بڑا سخت ہے اس کو چغلیوں کی بھی عادت ہے یک طرفہ باتیں سنتا ہے اور فیصلے دیتا چلا جاتا ہے۔ حسن ظنی میں مَیں کہتا ہوں کہ آپ نے اپنی طرف سے دفاع کیا لیکن یہ کیا دفاع ہے؟ اس پر تو غالب کا یہ مصرع آپ پر صادق آتا ہے کہ:

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

اگر آپ نے خلافت کا ایسا ہی دفاع کرنا ہے آپ کے یہی عزم تھے جب آپ نے عہد کئے تھے کہ ہم قیامت تک اپنی نسلوں کو بھی یہ یاد دلاتے رہیں گے کہ تم نے خلافت احمدیہ کی حفاظت کرنی ہے اور اس کے لئے ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہو گے اگر عہد سے آپ کی یہی مراد ہے تو یہ عہد مجھے نہیں چاہئے۔ خلافت احمدیہ کو یہ عہد نہیں چاہئے۔ کیونکہ اس قسم کی حفاظت نقصان پہنچانے والی ہے فائدہ پہنچانے والی نہیں ہے لیکن یہ صرف ایک خلافت کا معاملہ نہیں ہے سارے نظام اسلام کا معاملہ ہے تمام اسلامی قدروں کا معاملہ ہے۔ ہم تو دور کے مسافر ہیں ایک صدی کا ہمارا سفر نہیں ہے سینکڑوں سال تک اور خدا کرے ہزاروں سال تک ہم اسلام کی امانت کو حفاظت کے ساتھ نسلاً بعد نسلٍ دوسروں تک منتقل کرتے چلے جائیں ان اہم مقاصد کے لئے اپنے سینوں کو پیش کرتے ہیں جن میں قرآن کریم نے آپ کو کھول کر بیان فرمایا ہے کہ ان اصولوں سے ہٹو گے تو موت کے سوا تمہارا کوئی مقدر نہیں ہے۔"

(ضمیمہ ماہنامہ انصاراللہ دسمبر 1987ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تمہارا فرض ہے کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ خلیفۂ وقت واقعتاً معصوم ہے تو جن باتوں میں تم سمجھتے ہو کہ وہ آ گئے ہیں تم خلیفۂ وقت کو بتاؤ کہ تم ان باتوں میں نہ آؤ اس کو لکھ کر بھیجو اور تمہارے لئے دو ہی رستے ہیں یا تو پھر اس کے عدل پر حملہ کرو یہ نہ کہو کہ ناظر اُمور عامہ بددیانت ہے پھر جرأت کے ساتھ تقویٰ کے ساتھ یہ فیصلہ کرو جو بھی تمہیں تقویٰ نصیب ہو اس کے مطابق فیصلہ کرو کہ خلیفۂ وقت جھوٹا ہے، خلیفۂ وقت بددیانت ہے اور اس کو چھوڑ دو۔ اگر چھوڑ دو تب بھی رخنہ پیدا نہیں ہوگا لیکن جب تم تصادم کی راہ اختیار کرو گے تو تفاوت پیدا ہوگا اور تفاوت کے نتیجہ میں لازماً فتور ہوگا یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر لوگ ہمیشہ یہ مسلک اختیار کرتے تو کبھی کوئی فتنہ کبھی سر ہی نہیں اٹھا سکتا تھا۔ آج بھی پاکستان میں بھی اور باہر بھی جہاں بھی مفتنی پیدا ہوتے ہیں وہ پہلا حملہ خلیفۂ وقت پر نہیں کیا کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ہماری دشمنی میں خلیفۂ وقت تک یہ بات پہنچائی۔ فلاں شخص نے فلاں آدمی سے پیسے کھا لئے اس کی دعوتیں اڑائیں اور پھر خلیفۂ وقت سے یہ بات کہی۔ ایک مخرج ہے اس وقت وہ لوگوں کے پاس پہنچتا ہے اور بڑی چاپلوسی سے کہتا ہے کہ میں تو خلیفۂ وقت کا عاشق ہوں، خلیفۂ وقت تو بہت ہی بلند مقام رکھتے ہیں۔ میں تو معافیوں کی عاجزانہ درخواستیں بھی کر رہا ہوں لیکن معافی نہیں ملتی۔ ناظر اُمور عامہ ایسا ذلیل آدمی ہے کہ وہ راشی ہے، وہ فریق ثانی سے دعوتیں اُڑا چکا ہے، فریق ثانی سے پیسے کھا چکا ہے حالانکہ جو مخرج ہے اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ اس کو لوگوں کے پیسے چڑھانے اور دعوتیں کھلانے کی عادت ہے۔ میں نے آغاز خلافت ہی میں عہدیداروں کو اس کے متعلق متنبہ کر دیا تھا کہ آپ نے اس کی کوئی دعوت قبول نہیں کرنی۔ اب وہ کیونکہ خود اس مرض کا شکار ہے اس لئے دوسروں کے متعلق یا ناظر اُمور عامہ کے متعلق باتیں کرتا ہے اور ظلم کی بات یہ ہے کہ سننے والے سن لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہاں خلیفۂ وقت نے ناظر اُمور عامہ کی بات سن لی اِس لئے اس بے چارے پر ظلم ہو رہا ہے حالانکہ اس سے اگلا نتیجہ نہیں نکالتے جو خلیفہ اتنا بے وقوف اور احمق ہو کہ اس کو معاملہ فہمی ہو ہی نہیں۔ جس طرف سے بات سنی اس کو فوراً قبول کر لیا وہ اس لائق کہاں کہ تم اس کی بیعت میں رہو؟ اس لئے تمہارے تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اگر تم متقی ہو تو اس کی بیعت سے الگ ہو جاؤ لیکن بیعت پر قائم رہتے ہوئے تمہیں تصادم کی اجازت نہیں دی جا سکتی یہ وہ بات ہے جس کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت ہمیں ہمیشہ کیلئے متنبہ کر چکی ہے کہ خبردار تفاوت کی راہ اختیار نہ کرنا۔ تفاوت نام ہے دو موتوں کے ٹکرانے کا، دو ایسی چیزوں کے ٹکرانے کا جو دونوں اپنے منصب سے ہٹ چکی ہوں اس لئے اگر ایک کو اپنا منصب نہ چھوڑتے ہوئے دیکھو بھی تو تم اس رَو میں بہہ کر اپنا منصب نہ چھوڑ دینا۔"

(مشعل راہ جلد 3۔ صفحہ 334، 335)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آپ نے خلافت کی حفاظت کا جو وعدہ کیا ہوا ہے اس میں بھی یہ بات داخل ہے کہ خلافت کے مزاج کو نہ بگڑنے دیں۔ خلافت کے مزاج کو بگاڑنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ ہمیشہ اس کے تابع رہیں ہر حالت میں امام کے پیچھے چلیں۔ امام آپ کی رہنمائی کے لئے بنایا گیا ہے اس لئے کسی وقت بھی اس سے آگے نہ بڑھیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکوں۔"

(روزنامہ الفضل 11 فروری 1984ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 مئی 2003ء کو احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام میں فرمایا:

"پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء۔ صفحہ 1)

"آپ کے بعد چونکہ نظام خلافت قائم ہے اس لئے خلیفۂ وقت کے احکامات کی ہدایات کی پیروی کرنا تمہارا کام ہے۔ لیکن یہاں یہ خیال نہ رہے کہ خادم اور نوکر کا کام تو مجبوری ہے، خدمت کرنا ہی ہے۔ خادم کبھی کبھی بڑبڑا بھی لیتے ہیں اس لئے ہمیشہ ذہن میں رکھو کہ خادمانہ حالت ہی ہے لیکن اس سے بڑھ کر کیونکہ اللہ کی خاطر اخوت کا رشتہ بھی ہے اور اللہ کی خاطر اطاعت کا اقرار بھی ہے۔ اور اس وجہ سے قربانی کا عہد بھی ہے۔ تو قربانی کا ثواب بھی اس وقت ملتا ہے جب انسان خوشی سے قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ تو یہ ایک ایسی شرط ہے جس پر آپ جتنا غور کرتے جائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں ڈوبتے چلے جائیں گے اور نظام جماعت کا پابند ہوتا ہوا اپنے آپ کو پائیں گے۔"

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 325)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ سے زیادہ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھنے والا کون تھا؟ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حق کا نہ خیال رکھا جائے تب بھی ہم اطاعت کریں گے۔ لیکن یہاں کچھ اصول بدل رہے ہیں۔ حالانکہ تمام صحابہ اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ آپؐ حق سے بڑھ کر حق ادا کرنے والے تھے اور آپؐ کے متعلق تو یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ آپؐ کسی کے حق کا خیال رکھیں گے۔ لیکن یہاں کیونکہ نظام جماعت کی بات ہو رہی ہے جس میں اس کے ماننے والوں کا اطاعت سے باہر رہنے کا ادنیٰ سا تصور بھی برداشت نہیں ہو سکتا اس لئے یہ عہد لیا جا رہا ہے کہ ہم ہر حالت میں چاہے ہمارے حقوق کا نہ بھی خیال رکھا جا رہا ہو، ہم مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے جذبہ سے اس عہد بیعت کو نبھائیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت ﷺ کا حق مار رہے ہیں بلکہ اب جب جماعتی زندگی کا معاملہ آئے گا تو حق کے معیار بدلنے چاہئیں۔ اب تم اپنی ذات کے بارہ میں نہ سوچو بلکہ جماعت کے بارہ میں سوچو۔ اور اپنے ذاتی حقوق خود خوشی سے چھوڑو اور جماعتی حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرو۔ یہاں وہی مضمون ہے کہ اعلیٰ چیز کے لئے ادنیٰ چیز کو قربان کرو۔ پھر جو ہمارا عہدیدار یا امیر مقرر ہو گیا اب اس کی اطاعت تمہارا فرض ہے۔ اس کی اطاعت کریں اور یہ سوال نہ اُٹھائیں کہ یہ کیوں بنایا گیا۔"

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 264)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنے سب سے پہلے پیغام میں فرمایا:

"قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ

ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہوتو اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں۔ اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ڈھال ہے۔

.....پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 30 مئی 2003ء)

اپنے ایک پیغام میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے فرمایا:

''یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہو جائے۔''

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ اپریل 2004ء)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک ہندو بٹالہ سے آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری اہلیہ سخت بیمار ہے از راہ نوازش بٹالہ چل کر اسے دیکھ لیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے اجازت حاصل کرو۔ اس نے حضرت کی خدمت میں درخواست کی۔ حضور علیہ السلام نے اجازت دی۔ بعد نماز عصر جب حضرت مولوی صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ ''امید ہے آپ آج ہی واپس آ جائیں گے۔'' عرض کی ''بہت اچھا''۔ بٹالہ پہنچے، مریضہ کو دیکھا، واپسی کا ارادہ کیا مگر بارش اس قدر ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے۔ ان لوگوں نے عرض کی کہ حضرت! راستے میں چوروں اور ڈاکوؤں کا بھی خطرہ ہے پھر بارش اس قدر زور سے ہوئی ہے کہ واپس پہنچنا مشکل ہے۔ کئی مقامات پر پیدل پانی میں سے گزرنا پڑے گا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواہ کچھ ہو، سواری کا انتظام بھی ہو یا نہ ہو، میں پیدل چل کر بھی قادیان ضرور پہنچوں گا کیونکہ میرے آقا کا ارشاد یہی ہے کہ آج ہی مجھے واپس قادیان پہنچنا ہے۔ خیر یکہ کا انتظام ہو گیا اور آپ چل پڑے مگر بارش کی وجہ سے راستہ میں کئی مقامات پر اس قدر پانی جمع ہو چکا تھا کہ آپ کو پیدل وہ پانی عبور کرنا پڑا۔ کانٹوں سے آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے مگر قادیان پہنچ گئے اور فجر کی نماز کے وقت مسجد مبارک میں حاضر ہو گئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ ''کیا مولوی صاحب رات بٹالہ سے واپس تشریف لے آئے تھے؟'' قبل اس کے کہ کوئی اَور جواب دیتا آپ رضی اللہ عنہ فوراً آگے بڑھے اور عرض کی: ''حضور میں واپس آ گیا تھا۔'' یہ بالکل نہیں کہا کہ حضور! رات شدت کی بارش تھی، اکثر جگہ پیدل چلنے کی وجہ سے میرے پاؤں زخمی ہو چکے ہیں اور میں سخت تکلیف اٹھا کر واپس پہنچا ہوں وغیرہ وغیرہ، بلکہ اپنی تکالیف کا ذکر تک نہیں کیا۔''

(حیات نور صفحہ 189)

منشی امام دین صاحب پٹواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے 1894ء میں بیعت کی تھی انہیں حقہ پینے کی بہت عادت تھی۔ حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کے ابتدائی زمانے میں کسی خطاب میں حقہ کی مذمت بیان کی تو اسی وقت حقہ چھوڑ دیا اور عزم کیا کہ اب ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ شروع میں بیمار ہو گئے اور لوگوں نے کہا کہ آہستہ آہستہ چھوڑیں لیکن ایسی اطاعت کی کہ پھر ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

(اصحاب احمد۔ جلد 1۔ صفحہ 118)

حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس کھیوا باجوہ سیالکوٹ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابہ میں شامل تھے، جن کے بارہ میں لوگ کہا کرتے تھے کہ شاید مولوی عبداللہ ہی امام مہدی کا دعویٰ کر دیں۔ تاہم آپ رضی اللہ عنہ تو امام مہدی کی بیعت کر کے غلاموں میں شامل ہو گئے) ایک مرتبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمائیں۔ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: مولوی صاحب (مَیں) نہیں سمجھتا کہ کوئی چیز کرنے کی ہو اور آپ کر نہ چکے ہوں۔ اب تو حفظ قرآن ہی باقی ہے۔ چنانچہ تقریباً 65 سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا۔ باوجود اتنی عمر ہونے کے حافظ قرآن ہو گئے۔''

(الفضل قادیان 21/19 اپریل 1947ء)

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب منصب امامت میں لکھتے ہیں:

''امام وقت سے سرکشی اور روگردانی گستاخی کا باعث ہے۔ امام کے ساتھ بلکہ خود گویا کہ رسول کے ساتھ ہمسری ہے خفیہ طور پر خود رب العزت پر اعتراض ہے کہ ایسے ناقص شخص کو کامل شخص کی نیابت کا منصب عطا ہوا۔ الغرض اس کے توسل کے بغیر تقرب الٰہی محض وہم وخیال ہے جو سراسر باطل اور محال ہے۔''

(منصب امامت صفحہ 111۔ از شاہ اسماعیل شہید مترجم حکیم محمد حسین علوی مطبوعہ حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور)

☆☆☆☆

شہد کی مکھی کے متعلق معلومات

(خالد سیف اللہ خان پاکستان)

سڈنی یونیورسٹی کے شعبہ بایولوجی نے شہد کی مکھیوں کے چھتے کا بغور مشاہدہ کر کے معلوم کیا ہے کہ ان کی ملکہ کا اپنی کالونی پر بڑا سخت حکم چلتا ہے۔ مکھیاں اپنی ملکہ کی سختی سے اطاعت کرتی ہیں اور ہمیشہ ان کی خدمت پر مستعد رہتی ہیں۔ کچھ مکھیاں نظم ونسق قائم رکھنے کے لئے پولیس کا کردار ادا کرتی ہیں اور کچھ بیرونی حملہ کے خلاف بارڈر سیکیورٹی کا کام سرانجام دیتی ہیں۔ شہد کی عام کالونی میں انڈے دینے کا حق صرف ملکہ کو ہوتا ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی مکھی بغاوت کرتے ہوئے انڈے دینے کی جسارت کرے تو پولیس کی مکھیاں اس کو فوراً ہڑپ کر جاتی ہیں اور انڈے کا نام ونشان نہیں چھوڑتیں لیکن جونہی کوئی ملکہ وفات پا جاتی ہے تو ساری کالونی ایک طوائف الملوکی کا شکار ہو جاتی ہے اور ہر مکھی جو اس کے دل میں آئے کرتی ہے۔ نظم ونسق قائم رکھنے والی پولیس مکھیاں بھی اپنا کام چھوڑ کر بیٹھ جاتی ہیں اور بارڈر کی حفاظت کرنے والی بھی اپنے کام سے غافل ہو جاتی ہیں۔ متعدد بار کے تجربات میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ جونہی ملکہ کو پکڑ کر باہر نکال لیا گیا تو مکھیوں نے سمجھا کہ ان کی ملکہ فوت ہوگئی ہے۔ اور اس کے بعد ایسی افراتفری اور بدنظمی دیکھنے میں آئی جس نے ریسرچرز کو حیران کر دیا۔ سبھی مکھیاں اپنے کام چھوڑ کر بیٹھ گئیں اور جونہی اس کا علم دوسری مکھیوں کی کالونیوں کو ہوا تو انہوں نے بے ملکہ کی کالونی پر دھاوا بول دیا کیونکہ ان کے بالمقابل دفاع کرنے والے کوئی نہ تھے۔ دوسرے چھتوں کی مکھیاں جو اپنی ہی ملکہ کی موجودگی کی وجہ سے وہاں انڈے نہیں دے سکتی تھیں وہ ایسے موقع کی تلاش میں رہتی ہیں اور ایسے چھتہ میں آ کر انڈے دے دیتی ہیں کیونکہ وہاں انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔

مکھیوں کے جینز کے تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ ملکہ کے چھتہ میں تیسرا حصہ ایسی مکھیوں کا تھا جن کا تعلق دوسرے چھتوں سے تھا۔ لیکن دوسری کالونیوں سے آئی ہوئی مکھیوں کے نَر بچے جب جوان ہوتے ہیں تو پتہ نہیں کیسے ان کو یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم دراصل دوسری کالونیوں سے تعلق رکھنے والے ہیں اس لئے وہ یہ چھتہ جہاں وہ پیدا ہوئی تھیں چھوڑ کر اپنے اصلی چھتوں میں چلے جاتے ہیں یا پھر کوئی اور ملکہ تلاش کر کے اپنے لئے نئی کالونی بسا لیتے ہیں۔

(ماخوذ از سڈنی مارننگ ہیرلڈ ۶/اکتوبر ۲۰۰۵ء)

یہ تحقیق جہاں بڑی دلچسپ ہے وہاں خیال افروز بھی ہے۔ شہد کی مکھیوں کا نظم ونسق دیکھ کر انسان حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیا مجال کہ کوئی مکھی اپنی ملکہ کی تابعداری نہ کرے۔ مادہ مکھی خود انڈے دینا چاہتی ہے لیکن باوجود خواہش کے نہیں دیتی کہ یہ مقام صرف ملکہ کو حاصل ہے۔ اس میں بے جا تصرف نہ ہو۔ مکھیاں اپنے چھتے جیومیٹری کے اصولوں پر بناتی ہیں۔ مثلاً چھتے کا ہر خانہ چھ پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر خانہ کی اطراف چھ سے کم یا زیادہ ہوتے تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ برابر صحیح نہ بیٹھتے اور شہد ٹپکتا رہتا۔ چھتے کا ڈیزائن بالکل ویسا ہی ہے جیسا شہد کو بحفاظت جمع کرنے کے لئے ہونا چاہئے تھا۔ مکھیوں کا باہمی تعاون بھی خوب ہے۔ وہ اپنا علم دوسروں کو منتقل کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتیں۔ مثلاً ایک مکھی کو شہد کی تلاش کے دوران جہاں کہیں مناسب پودے اور پھول وغیرہ ملتے ہیں وہ واپس آ کر اپنی دوسری ساتھیوں کو اشاروں کی زبان میں اپنے پیروں کو اوپر نیچے دائیں بائیں کر کے بتا دیتی ہیں کہ کس رُخ پر اور کتنے فاصلہ پر وہ جا کر شہد چُن سکتی ہیں۔ دوسری مکھیاں بھی خوب سمجھتی ہیں اور اپنے چھتہ کا راستہ نہیں بھولتیں۔ دشمن کے بارہ میں بھی اسی طرح دوسروں کو بتاتی ہیں اور اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ ایک چمچہ شہد کے لئے ایک مکھی کو اندازاً دو ہزار میل کا سفر جنگل میں کرنا پڑتا ہے۔ اسی کا ذکر فرماتے ہوئے ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کہا تھا کہ حق تو یہ ہے کہ شہد کے ہر چمچہ کو کھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کا دو ہزار بار شکر ادا کرنا چاہئے۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ۱۶/جون ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆☆

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت ہونے والے پروگراموں کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام ابتدائے سال سے شروع ہو چکے ہیں۔ تمام مبلغین، معلمین، امراء، سرکل انچارج صاحبان اور صدر صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کے تحت منعقدہ تقاریب کی رپورٹیں اور تاریخی تصاویر بروقت ارسال کریں تا کہ ان کو بدر کے جوبلی نمبر میں شائع کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تمام پروگرام جماعتی روایات کے مطابق شایان شان طور پر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ بدر قادیان)

''اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

ملکی رپورٹیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یومِ مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

آسنور: ۲۰؍فروری ۲۰۰۸ء کو جلسہ یوم مصلح الموعودؓ کی پُر وقار تقریب خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے زیر اہتمام مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس کا پروگرام ٹھیک گیارہ بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مقابلہ حفظ پیشگوئی مصلح موعودؓ خدام ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم گلزار احمد ملک نے کی۔ آیات کا ترجمہ مکرم مجیب اللہ نایک نے پیش کیا۔ بعدہٗ ایک ترانہ عزیز جاوید احمد نجار، عزیزم عاجز رفیق وگے، عزیزم عمیر احمد ملک، عزیزم رضوان احمد ٹھوکر نے نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔ پیشگوئی کا متن مکرم عبدالمنان صاحب نے سنایا۔ بعدہٗ مکرم فرید احمد ڈار صاحب، مکرم مولوی مظفر احمد شاہد، محمد اشفاق صاحب نایک قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور نے تقریر کی۔ جلسہ کے دوران مجلس کی طرف حاضرین جلسہ کے لئے چائے کا انتظام تھا۔ جلسہ میں خدام، اطفال و انصار بزرگان نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ کے دوران منعقد کرائے گئے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ دُعا کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(ذاکر حسین نایک معتمد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کشمیر)

حیدرآباد: حیدرآباد میں مسجد الحمد سعید آباد میں مورخہ ۲۴؍فروری ۲۰۰۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ زیر اہتمام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کاروائی ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے دن زیر صدارت مکرم عارف احمد قریشی صاحب (امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد) شروع ہوئی۔ مکرم ایم اے صمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اس کے بعد مکرم مصور احمد صاحب نے نظم اور مکرم میر احمد اسلم صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم سید شجاعت حسین (سیکرٹری اصلاح وارشاد)، مکرم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد آندھرا پردیش، محترم مولانا مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے تقریر کی۔ اس کے بعد اس جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم سید بشیر احمد صاحب صوبائی امیر جھارکھنڈ نے سامعین سے خطاب کیا اور اتنی وسیع تعداد اور جلسہ کے انتظامات کو دیکھتے ہوئے انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا اور حاضرین کو خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنے اور خلافت جوبلی کے کاموں کو بہتر انداز میں کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے خطاب کیا اور اجتماعی دُعا کروائی دعا کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ اس جلسہ میں ۷۵۰ افراد نے شرکت کی۔ آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ کے فضل سے امسال ماہ فروری میں صوبہ آندھرا پردیش کی تقریباً تمام مجالس میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جملہ ۵۲ مجالس میں یہ جلسے منعقد کئے گئے:

سکندرآباد: مورخہ ۲۰؍فروری بعد نماز عصر بصدارت قائم مقام امیر صاحب جلسہ ہوا۔ علاوہ ازیں درج ذیل سرکل کے تحت مجالس میں جلسہ ہوا: **سرکل گوداوری ویسٹ:** (مکرم سراج احمد صاحب سرکل انچارج)۔ مجلس بٹلا پینا مرّو، مجلس کونڈے لورو، مجلس کرتی پاڈو، مجلس جمنی گولاپلّی، مجلس نرسا پالیم، مجلس جمنی داندا کرو۔ **سرکل گوداوری ایسٹ:** (مکرم شہاب الدین صاحب سرکل انچارج)۔ مجلس اڈ روڈ، کوکولہ پہار، مارکونڈا پاڈو اندرانگر، ایل این ڈی پیٹا۔ **سرکل گوداوری ایسٹ:** (مکرم مولوی جعفر صاحب سرکل انچارج)۔ یہاں مشترکہ طور پر جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲۶؍فروری ۲۰۰۸ء کو مجلس املہ پورم میں منعقد کیا گیا۔ ۱۳ مجالس کے خدام اور افراد جماعت اس مبارک موقع پر موجود تھے۔ **سرکل گوداوری ویسٹ:** (مکرم ایوب صاحب سرکل انچارج) کے تحت مجلس جنگواڑہ، منڈور، کوتاپلّی، ولینا پالیم، مچرلہ، جوگنا پالیم، جنگنّا گوڈیم۔

سرکل چنتہ کنٹہ: مجلس چنتہ کنٹہ نے ۲۴؍فروری کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم سیٹھ سہیل صاحب امیر جماعت و صوبائی امیر آندھرا پردیش جلسہ کیا۔ مجلس وڈمان، مجلس محبوب نگر، جڑچرلہ۔

سرکل نظام آباد: مجلس کامار یڈی، چندہ پور، نلاّ مڈگو۔ **سرکل نلگنڈہ:** کاسرلہ پہاڑ، بنڈلہ پلّی، وردمان کوٹہ، تمّا پور **سرکل ورنگل:** (مکرم اکبر صاحب سرکل انچارج) کے تحت آئی تمڑ پلّی، وینکٹا پور، وانگلا پلّی، ملّم پلّی، یراڈہ پلّی، **سرکل ورنگل:** (مکرم ناصر الدین صاحب سرکل انچارج) کے تحت کٹا کشا پور، بدارم، نرسم پیٹ، اٹکلا پلّی، گورلے پہاڑ، پسرکنڈہ، پیدہ پورم، روی نگر۔ **سرکل ورنگل:** (مکرم انعام لکبیر صاحب سرکل انچارج) کے تحت پالاکُرتی، کنڈور، کاٹرا پلّی، نانچاری منڈور، چٹیالہ، تمڑ پلّی، راوانّا گڈیم، رامنّا گڈیم میں جلسہ منعقد کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت امیر المومنین کے احکامات کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد مبشر احمد معتمد و نائب قائد صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش)

سکّم: ۲۰؍فروری کو احمدیہ مشن گینٹوک میں زیر صدارت مکرم ناصر احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گینٹوک جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ہمایوں کبیر صاحب نے کی۔ جس کا نیپالی ترجمہ مکرم راجیش احمد صاحب نے سنایا۔ مکرم جاوید اقبال صاحب نے نظم پڑھی اور متن پیشگوئی کے بعد علی الترتیب مکرم غفور حسین صاحب معلم سلسلہ، عبدالسلام صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ جلسہ میں گردونواح کی جماعتوں کے افراد نے بھی شرکت کی۔ (سید فہیم احمد انچارج مبلغ سکّم)

لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد: ۲۴؍فروری ۲۰۰۸ء کو مکرم اقبال احمد احمدی کے مکان میں ۳ بجے خاکسار کے زیر صدارت جلسہ کا آغاز انیس احمد کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد نامہ کے بعد ثمینہ فردوس صاحبہ نے قصیدہ کے چند اشعار سنائے۔ افتتاحی تقریر خاکسار نے کی۔ مکرمہ منصورہ یاسمین صاحبہ نے پیشگوئی کا متن سنایا۔ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ، عزیزہ نہاں، مکرمہ اسریٰ بیگم صاحبہ نے کی تقریر کی۔ دُعا کے بعد تواضع کی گئی۔

(صفیہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد)

لجنہ اماء اللہ دھلی: جلسے کا آغاز عزیزہ طوبیٰ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ناصرین کوثر نے نظم پڑھی۔ متن کے بعد ذکیہ صدیقہ صاحبہ، نصیرہ سلطانہ صاحبہ، محترمہ صادقہ رشید صاحبہ نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ مصلح موعودؓ کے بارے میں سوال و جواب کی مجلس کا انعقاد ہوا۔ ناصرات اور لجنہ کی کھیلیں بھی کرائی گئیں اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ (بشریٰ ابرار جنرل سیکرٹری لجنہ دہلی)

چنتہ کنٹہ میں لجنہ کے تحت جلسہ تحریک جدید و وقف جدید

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کے تحت ۹؍فروری کو بعد نماز ظہر مسجد میں زیر صدارت محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جلسہ تحریک جدید و وقفِ جدید منعقد ہوا۔ محترمہ راشدہ بشارت صاحبہ نائب جنرل سیکرٹری نے تلاوت قرآن پاک کے بعد جلسہ کی غرض بیان کی۔ بعدہٗ محترمہ عصمت فضل صاحبہ، محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ، عزیزہ صدیقہ صاحبہ، رفیہ بیگم صاحبہ، محترمہ اسماء رفیق صاحبہ، محترمہ ریشمہ لطیف صاحبہ نے تحریک جدید و وقف جدید کے اغراض اور اہمیت و برکات پر تقاریر کیں۔ محترمہ شاہینہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی نورالدین صاحب ناصر خادم سلسلہ چنتہ کنٹہ نے دو نہایت اہم سرکلر وقف جدید اور خلافت احمدیہ جوبلی کے تعلق سے پڑھ کر سنائے اور خاکسارہ نے پروگرام سالانہ اجتماع ۲۰۰۸ء پڑھ کر سنایا۔ آخر میں محترمہ صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور اجتماع دُعا کرائی۔ جلسہ میں شامل ہونے والی تمام ممبرات کی چائے اور نمکین سے تواضع کی گئی۔ (راشدہ بشارت نائب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ)

آسنور میں خدام الاحمدیہ کے مثالی وقار عمل اور خدمت خلق

مورخہ ۵؍فروری کو اچانک شدید برف بھاری شروع ہوگئی۔ خدام نے صورتحال کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر بڑی مستعدی و ہمت سے متعدد ہنگامی وقار عملوں کے ذریعے تمام گاؤں کے مکانات کو بچایا اور اپنی جماعت کی تمام پراپرٹی کو بھی نقصان سے بچایا۔ خدام نے تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک سکول آسنور، گورنمنٹ ہائی سکول آسنور، جامعہ مسجد شریف آسنور کی وسیع عمارت سے برف ہٹائی۔ سات فٹ برف گرنے کی وجہ سے گاؤں کے تمام اندرونی و بیرونی راستے بند ہوگئے تھے۔ خدام نے ان راستوں سے برف ہٹا کر ان راستوں کو قابل آمد و رفت بنایا۔ گاؤں کو قصبہ سے جوڑنے والی واحد سڑک جو کہ شدید برف باری کی وجہ سے ۱۰ دن تک بند رہی خدام نے اپنے گاؤں کے حدود میں سڑک سے برف ہٹائی۔ اسی طرح پانچ فروری سے بارہ فروری تک ان ہنگامی وقار عملوں میں مجلس کے تمام ۲۴۳ خدام ہر روز شامل ہوئے۔ شدید برف باری کے دوران دو اموات ہوئیں۔ ۷ فٹ برف کے باوجود خدام نے ان کی تدفین کا انتظام کیا۔ اس دوران خدام نے مستحقین جن میں غیر از جماعت بھی شامل ہیں۔ میں نقدی، چاول اور کئی ضروری اشیاء تقسیم کئے اور مریضان کو ہسپتال پہنچایا۔

حیدرآباد میں لجنہ اماء اللہ کے تحت طبّی کیمپ

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے ۱۷؍فروری کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت منائے جانے والے اجلاسات میں سے خلافت پر مبنی نظموں کا مقابلہ رکھا۔ جس میں ۳۵ ممبرات نے حصہ لیا۔ اور ساتھ ہی ایک میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ جس میں جماعت ہی کے دو ڈاکٹرز نے ضعیف العمر اور بیمار بہنوں کا چیک اپ کیا اور مفت دوائیں دیں۔ ۷۵ ممبرات کو اس کیمپ سے فائدہ حاصل ہوا۔ (بشریٰ مبارکہ جنرل سیکرٹری حیدرآباد)

نرسم پیٹ زون میں تربیتی کلاس

مورخہ ۱۱؍تا ۱۶؍جنوری کو کٹا کشہ پور میں اسکول کی تعطیلات میں تربیتی کلاس لگائی گئیں۔ کلاس میں ضلع ورنگل کریم نگر کھمم کی جماعتوں سے ۵۱ بچوں نے شرکت کی۔ کلاس کا آغاز مورخہ ۱۱؍جنوری ۲۰۰۸ء سے ہوا۔ روزانہ اجتماعی نماز تہجد کا التزام تھا۔ جس میں بچوں کے علاوہ مقامی احباب بھی شامل ہوئے۔ بعد نماز فجر درس القرآن ہوتا بعدہٗ بچے تلاوت قرآن کرتے۔ کلاس میں بچوں کو دینی و معلوماتی باتیں سکھائی گئیں ان دنوں میں تمام بچوں نے چار دن میں ہی خلافت جوبلی کی مخصوص دُعائیں مکمل یاد کیں۔ الحمدللہ۔ ایک مثالی وقار عمل بھی کیا گیا۔ روزانہ نماز عصر کے بعد مختلف کھیل کرائے جاتے۔ آخری دن علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے۔ ۱۵؍جنوری ۲۰۰۸ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد میں ایک اجلاس زیر صدارت محترم زین العابدین صاحب سرکل انچارج ورنگل کیا گیا جس میں تلاوت کے بعد معلمین کرام نے کلاس کے متعلق اپنے خیالات سنائے۔ مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعام دیئے گئے اور بچوں کو شیرینی تقسیم کی گئی۔

(ایچ ناصرین الدین مبلغ سلسلہ ورنگل)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی

تیسری سالانہ نیشنل تربیتی کلاس اور تعلیمی فیئر

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو اپنی تیسری سالانہ نیشنل تربیتی کلاس 23 تا 26 دسمبر 2007 بمقام ناصر باغ، گروس گیراؤ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس کلاس میں جرمنی بھر سے 317 خدام شامل ہوئے۔ کلاس کے لئے نصاب میں ترتیل القرآن، ترجمۃ القرآن، حفظِ قرآن، حدیث، فقہ احمدیہ، خلافت جوبلی دعائیں، منصب خلافت، تاریخ اسلام (اسلام میں اختلافات کا آغاز) اور تبلیغ (دعوت الی اللہ) کے سنہری اصول کے مضامین شامل تھے۔ یہ نصاب اردو اور جرمن ہر دو زبان میں تیار کر کے تمام شاملین کو دیا گیا۔

روزانہ کلاس کا آغاز نماز تہجد سے کیا جاتا رہا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن کا اہتمام ہوتا۔ تدریس میں روزانہ نصاب کی پڑھائی کے علاوہ تلقین عمل کے تحت تعلق باللہ، اللہ تعالیٰ سے محبت، آنحضرت ﷺ سے محبت کے موضوعات نیز نماز، پاکدامنی، اسلام اور عقل، تاریخ احمدیت 1914ء کے واقعات، ترجمانی کی ٹیکنیک، نیشنل امیر صاحب کے ساتھ تبادلۂ خیال، جماعت کی ویب سائٹ alislam.org کا تعارف پر لیکچر اور مجلس سوال و جواب شامل ہیں۔

خلافت جوبلی کے آمدہ سال کے پیش نظر ہر نماز کے بعد تمام حاضرین مل کر خلافت جوبلی کی دعائیں دہراتے رہے۔ کلاس کے دوران Climate Change کے متعلق ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ اسی طرح Self Defence کے بارہ میں ایک دلچسپ پروگرام کروایا گیا۔ کلاس کے آخری روز طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا۔

تحریری امتحان کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی تھے۔ امیر صاحب نے کلاس میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ اپنے اختتامی خطاب میں امیر صاحب نے کلاس کے شرکاء کو اپنے قبول احمدیت کی ایمان افروز داستان سنائی۔ دعا کے ساتھ اس کلاس کا اختتام ہوا۔

(محمد لقمان مجوکہ۔ مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

نیشنل تعلیمی فیئر: مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 22 دسمبر 2007 کو نیشنل سطح پر اپنی نوعیت کا پہلا Educational Fair بیت السبوح، فرینکفرٹ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام کا مقصد یہ تھا کہ احمدی نوجوانوں کو یونیورسٹیوں میں پڑھائے جانے والے مختلف مضامین اور پیشوں کے متعلق مفید معلومات حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت کہ تعلیم کے میدان میں نئے راستے تلاش کئے جائیں تا کہ خدام کو انکی تعلیمی ترقی میں مدد دی جا سکے اور طلباء کا آپس میں رابطہ مضبوط کیا جائے کے سلسلہ میں بھی یہ نمائش ایک اہم قدم تھی۔

اس مقصد کے لئے جو انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی اس کے ناظم اعلیٰ مکرم فیضان اعجاز صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی تھے جبکہ مکرم شیراز خان صاحب مہتمم امور طلباء اس کے سیکریٹری تھے۔

مختلف احمدی کمپنیوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اس موقع پر اپنے آپ کو پیش کریں اسی طرح مختلف یونیورسٹیوں کے پروفیسروں اور طلباء کو بھی دعوت دی گئی کہ وہ اس پروگرام میں شامل ہو کر اپنی فیلڈ کا تعارف کروائیں۔ قائدین مجالس اور زونل قائدین کے ذریعہ اس پروگرام کی تشہیر کی گئی تا جرمنی بھر سے زیادہ سے زیادہ خدام اس پروگرام میں شامل ہو کر استفادہ حاصل کریں۔ پروگرام سے قبل مقام نمائش اور مختلف مضامین کے بارہ میں لیکچرز کے لئے لیکچر روم تیار کئے گئے۔

22 دسمبر کو صبح ساڑھے دس بجے افتتاحی تقریب کے ساتھ اس پروگرام کا آغاز ہوا۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی تھے۔ اپنے افتتاحی خطاب کیا۔ بعدہٗ شرکاء نمائش کے پاس یہ موقع تھا کہ وہ ہال میں لگے مختلف سٹالز سے جا کر معلومات حاصل کر سکیں اور وہاں پر موجود معلوماتی کتابچے اور رسائل ساتھ لے جا سکیں۔ اسی طرح مختلف مضامین کے بارہ میں لیکچرز سن سکیں اور سوالات پوچھ سکیں۔

Educational Fair میں مندرجہ ذیل سٹال لگائے گئے:

☆ 4 یونیورسٹیوں کے پروفیسر یا طلباء نے اپنی یونیورسٹی میں پڑھائے جانے والے بعض مضامین کے بارہ میں سٹال لگائے۔ جن میں ٹیکنیکل یونیورسٹی ڈارمسٹڈ، یونیورسٹی ہائیڈلبرگ، یونیورسٹی منہائم اور یونیورسٹی آف اپلائیڈ سائنس ہائیڈلبرگ شامل ہیں۔

☆ جن مضامین کے بارہ میں سٹال لگائے گئے ان میں Computer Science، Electrical Engineering، Physics، Civil Engineering، Automation Engineering، Biotechnology، Archeology، Real State، Economy اور Management in Freight Conveyance شامل ہیں۔

☆ 5 پرائیویٹ کمپنیوں جن میں سوفٹ ویئر کمپنی، پرنٹنگ پریس، ٹیلیفون کمپنی، ٹرانسپورٹ فرم اور ٹریولنگ کمپنی شامل ہیں نے اپنے سٹال لگائے۔

☆ 5 جماعتی شعبہ جات ہیومینیٹی فرسٹ، مجلس خدام الاحمدیہ، ایم ٹی اے، تعمیر سو مساجد اور ایڈونچر کلب نے اپنے سٹال لگائے۔

☆ اس کے علاوہ پینٹنگ اور پیراگلائڈنگ کے بارہ میں معلوماتی سٹال بھی اس نمائش کا حصہ تھے۔

اس Fair کی ایک خاص بات مختلف مضامین کے بارہ میں ہونے والے لیکچر بھی تھے۔ کل 10 مضامین کے بارہ میں ہونے والے یہ لیکچر بیک وقت مختلف کمروں میں جاری رہے۔ جن مضامین کے بارہ میں لیکچر ہوئے وہ یہ ہیں: Medical Science، Architecture، Islamic Studies، Power Engineering، Law، Economical Law، Computer Science، Economical Science، My way to PhD. اور Pilot Training۔ اس پروگرام کے ایک خاص مہمان Dr. Peter Wright لیکچرار یونیورسٹی آف Heidelberg تھے جنہوں نے Scientific work کے موضوع پر لیکچر دیا۔

اختتامی تقریب میں مکرم حافظ مظفر عمران صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ یہ Educational Fair اختتام پذیر ہوا۔ اس Educational Fair میں مجموعی طور پر 247 احباب شامل ہوئے جن میں سے 141 سکول اور کالج کے طلباء اور 48 یونیورسٹی کے طلباء شامل ہوئے۔

(اسامہ انور قریشی۔ ایڈیشنل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

ایم ٹی اے ترقی کی نئی شاہراہوں پر

شمالی امریکہ کے ناظرین کے لئے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نئی سروس

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل بتدریج ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کر رہا ہے۔ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی خاص دعاؤں اور رہنمائی میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ اسلام احمدیت کا زندگی بخش پیغام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے الٰہی وعدوں کے مطابق زمین کے کناروں تک نئے سے نئے رنگ میں پہنچ رہا ہے۔

احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ امریکہ میں ایم ٹی اے کے سلور سپرنگ ارتھ سٹیشن (Silver Spring Earth Station) پر جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس اپ لِنک (uplink) کی تنصیب کے ساتھ اب شمالی امریکہ کے ناظرین کے لئے ایم ٹی اے کے متعدد نئے چینلز کا اجراء 29 فروری 2008ء سے ہو گیا ہے۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شرقِ اوسط کے بعد اب شمالی امریکہ کے عرب بھائیوں کے لئے بھی ایم ٹی اے الثالثہ العربیہ کی سروس شروع کر دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ شمالی امریکہ کے متعدد ٹائم زونز خاص طور پر ویسٹ کوسٹ کے ناظرین کی سہولت کے لئے ایم ٹی اے الاولیٰ +3 کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس چینل پر ایم ٹی اے الاولی کے ہی پروگرام تین گھنٹے کی تاخیر سے نشر ہوں گے۔

نیز اب امریکہ اور کینیڈا کے ناظرین کے لئے الیکٹرانک پروگرام گائیڈ (EPG) کا ایک علیحدہ چینل ایم ٹی اے انفوکاسٹ (MTA INFO CAST) شروع کیا گیا ہے جس پر ناظرین ایم ٹی اے کے پروگراموں کے اوقات اور تفاصیل سے استفادہ کر سکیں گے

اسی طرح ایم ٹی اے کے تمام پروگرام شمالی امریکہ میں چار زبانوں کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہوں گے جن میں انگریزی، عربی، بنگلہ اور فرنچ شامل ہیں۔ ہر زبان کے لئے ایک علیحدہ ویڈیو چینل مخصوص کیا گیا ہے لہذا ناظرین کو ترجمہ کے لئے آڈیو چینل تبدیل کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

ضمناً احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ شرق اوسط کے ناظرین کے لئے ایم ٹی اے العربیہ الثالثہ کی سروس Nile Sat سے تبدیل ہو کر زیادہ مقبول سیٹلائٹ (Arab Sat (Badr 4 پر ڈال دی گئی ہے۔

قارئین کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ وہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تمام کارکنان اور رضا کاران کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے فیض کو خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ کی دعاؤں اور رہنمائی اور روحانی توجہات کے طفیل ہمیشہ وسیع سے وسیع تر فرماتا چلا جائے اور اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی آسمانی مہم میں ایم ٹی اے کو مؤثر اور مقبول کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

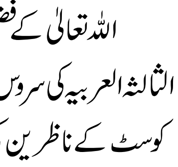

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17051:: میں عبدالرزاق سمیر ولد عبدالرحمٰن صاحب نسیم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت فروری 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحمٰن نسیم العبد عبدالرزاق سمیر گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 17052:: میں ظفر اقبال ولد عبدالمنان صاحب راتھر قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3435 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت مارچ 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ العبد ظفر اقبال گواہ عبدالمنان راتھر

وصیت 17053:: میں ضیاء الدین ولد رشید احمد قوم احمدی مسلمان عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/6 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خاکسار کے تمام جائیداد والد صاحب کے نام پر ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/6 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد طاہر غالب العبد ضیاء الدین گواہ شریف احمد

وصیت 17054:: میں محسنہ عاشق جے ایم زوجہ جی عاشق قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والدین باحیات ہیں۔ حق مہر 20000 روپے۔ وصول شدہ 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جی عاشق الامۃ محسنہ عاشق گواہ محمد شریف

وصیت 17055:: میں محمد کوثر علی ولد قمر الزمان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن سوئی پور ڈاکخانہ داج پور ضلع بیربھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 15 کٹھہ زرعی زمین سوئی پور داج پور جس کی قیمت 15000 روپے ہوگی۔ مکان مع زمین 3 کٹھہ سوئی پورہ داج پور جس کی قیمت 10000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سیف الدین العبد محمد کوثر علی گواہ محمد انور احمد

وصیت 17056:: میں محمد حبیب اللہ ولد محمد حیات اللہ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن بھوانی پور ڈاکخانہ جیشٹھا ضلع بیربھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی 2 ڈسمل بھوانی پور بیربھوم جس کی موجودہ قیمت اندازاً 20000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد محمد حبیب اللہ گواہ محمد سیف الدین

وصیت 17057:: میں محمد جمشید علی ولد محمد زبید علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن حضر پور ڈاکخانہ باندکھالہ ضلع بیربھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی دو بیگھہ حضر پور باندکھالہ بیربھوم جس کی قیمت اندازاً 80000 روپے۔ مکان مع اراضی دو ڈسمل جس کی قیمت اندازاً 8000 روپے۔ زمین میری ہے مکان لڑکے نے بنایا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد جمشید علی گواہ محمد عماد الدین

وصیت 17058:: میں فرہاد علی ولد محمد مرشد شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن شیرگرام ڈاکخانہ کوگرام ضلع بیربھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی کچ ساڑھے پانچ ڈسمل شیرگرام پوسٹ آفس کوگرام جس کی موجودہ قیمت اندازاً 186000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سیف الدین العبد محمد فرہاد علی گواہ محمد انور احمد

وصیت 17059:: میں عبدالرحیم شیخ ولد عبدالرفیق شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن سداشیو پور ڈاکخانہ بسور ضلع بیربھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی 5 بیگھہ سداشیو پور بیربھوم جس کی موجودہ قیمت 300000 روپے ہوگی۔ پلاٹ 8 ڈسمل سداشیو پور بیربھوم جس کی موجودہ قیمت 50000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سیف الدین العبد عبدالرحیم شیخ گواہ محمد عماد الدین

وصیت 17060:: میں شیخ ارکان اللہ ولد شیخ رحمت اللہ مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن مالدہ ڈاکخانہ مالدہ ضلع مالدہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی 11 ڈسمل اڑھائی ڈنگ پوسٹ خاص ضلع مالدہ جس کی قیمت اندازاً 33000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نور الزماں العبد شیخ ارکان اللہ گواہ محمد انور احمد

حالاتِ حاضرہ

بغداد میں غیر معین کرفیو نافذ ۳۰۰ سے زائد ہلاکتیں

عراق کے دارالحکومت بغداد میں مسلسل بگڑتی ہوئی صورتحال کے درمیان ایک طرف حکومت نے غیر معینہ مدت کا کرفیو نافذ کردیا ہے دوسری طرف شیعہ رہنما مقتدیٰ الصدر نے اپنے حامیوں سے ہتھیار نہیں ڈالنے کی اپیل کی ہے۔

عراق میں ہسپتال کے ذرائع کے مطابق بصرہ اور بغداد میں پچھلے ۶ دن سے جاری تشدد میں اب تک ۳۰۰ سے زائد افراد مارے گئے ہیں۔ عراقی وزیر اعظم نوری المالکی نے مہدی آرمی کو القاعدہ سے بھی زیادہ خطرناک تنظیم قرار دیا ہے جبکہ مہدی آرمی نے کہا کہ وہ اسی حکومت کے سامنے ہتھیار ڈالے گی جو عراق میں امریکہ کا قبضہ ختم کرانے کے لئے تیار ہو۔ عراقی وزیر اعظم نے جب سے مہدی آرمی کے خلاف فوجی مہم شروع کی ہے اس وقت سے وسطی اور جنوبی بغداد میں سلامتی کی حالت نازک ہوگئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق برطانوی اور امریکی افواج بھی شیعہ ملیشیا اور دوسرے گروہوں سے جاری جنگ میں براہ راست شامل ہوگئی ہیں۔ برطانوی افواج نے بصرہ میں جنگجوؤں کے ان ٹھکانوں پر توپخانے سے گولہ باری کی جہاں سے عراقی افواج پر گولہ باری کی جارہی تھی۔ اسی دوران امریکی طیاروں نے بصرہ پر کئی حملے کئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شدت پسندوں کے ٹھکانے کو نشانہ بنارہے ہیں۔ وزیر اعظم نوری المالکی نے مہدی ملیشیا کو پیسے لیکر ہتھیار ڈالنے کے لئے پہلے ۷۲ گھنٹوں کی مہلت دی تھی لیکن بعد میں اس میں دس دن کی توسیع کردی گئی۔

صدر جمیعۃ علماء اسلام پاکستان فضل الرحمان نے نئی سرکار کو ٹکراؤ کی وارننگ دی

جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے صدر مولانا فضل الرحمان نے پاکستان کے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کو وارننگ دی ہے کہ ان کی حکومت کے ایک سو دن کے پروگرام پر جس میں مدرسوں کی اصلاح بھی شامل ہے ٹکراؤ ہوسکتا ہے۔ قومی اسمبلی کو خطاب کرتے ہوئے رحمان نے کہا کہ نئے پروگرام سے انہیں یہ تاثر ملا ہے کہ نئی سرکار سابق سرکار کی اینٹی مدرسہ پالیسی پر عمل کرے گی۔ رحمان نے حکومت کو وارننگ دی کہ وہ مدرسوں کو نہ دبائے اور انہوں نے فرنٹیئر کرائم ریگولیشن کو منسوخ کرنے کے گیلانی کے اعلان پر بھی نکتہ چینی کی جسے قبائلی علاقہ میں لاگو کیا گیا ہے۔ ڈیلی ٹائمز نے ان کے حوالے سے کہا ہے کہ اس فیصلہ پر نظر ثانی ہونی چاہئے۔

انڈونیشیا میں زلزلہ کے زبردست جھٹکے

۳۰ مارچ کو انڈونیشیا میں آدھی رات کو بھونچال کے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ریکٹر پیمانہ پر بھونچال کی رفتار 6.2 پائی گئی۔ انڈونیشیا کے آچے صوبہ میں رات ساڑھے بارہ بجے زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلہ کا سینٹرل پوائنٹ آچے صوبہ سے ۱۱۳ کلومیٹر شمال مشرق میں تھا۔ افسروں کے مطابق کسی کے بھی جانی نقصان کی خبر نہیں آئی ہے۔ غور طلب ہے کہ آچے صوبہ میں ۲۰۰۴ء میں زلزلہ کی لسٹ میں آنے سے 170000 سے زائد لوگ مارے گئے تھے۔ اسی طرح فروری سے لیکر مارچ کے درمیان بھی انڈونیشیاء کے مختلف علاقوں میں زلزلے کے لگاتار جھٹکے آرہے ہیں۔

بغداد میں اجتماعی قبر سے ۱۱۴ افراد کی تشدد زدہ لاشیں برآمد

بغداد ۳۰ مارچ عراقی دارالحکومت میں اجتماعی قبر سے ۱۱۴ افراد کی تشدد زدہ لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ امریکی فوج کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اجتماعی قبر مقتدیہ کے قریب دریافت ہوئی ہے جس سے ۱۴ افراد کی تشدد زدہ لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ بیان کے مطابق لاشیں ۳ ماہ پرانی ہیں ان پر تشدد کے نشانات ہیں۔

مردوں اور عورتوں کے دماغوں میں حیاتیاتی بناء پر فرق ہے

کیمبرج یونیورسٹی کے شعبہ ڈویمنٹل پیتھر سائیکالوجی کے پروفیسر سائم میرن نے انسانی دماغ پر اپنی نئی تحقیق کرتے ہوئے کہا کہ مردوں اور عورتوں کے دماغ میں حیاتیاتی طور پر فرق موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ عورتوں کا دماغ ہمدردی کی طرف جبکہ مردوں کا دماغ تجزیہ کی طرف مائل ہوتا ہے عورتوں میں سماجی پہلو مردوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اور وہ ذہنی کیفیات کو بھی مردوں کی نسبت بہتر سمجھتی ہیں انہوں نے کہا کہ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ لڑکیاں لڑکوں کی نسبت جلدی سیکھنا شروع کردیتی ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کے اس رویہ میں فرق پر تربیت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ایک سوال کے جواب میں کہ ایسا فرق کیسے پیدا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ ماں کے پیٹ کے اندر پرورش پانے والے بچوں میں مردانہ ہارمون کی مخصوص مقدار ہوتی ہے۔ اس ہارمون کا اثر دماغ پر پڑتا ہے اور نسوانی یا مردانہ خطوط پر لڑکے لڑکیوں کی نشو نما ہوتی ہے۔ یادداشت پر بھی اس ہارمون کا اثر ہوتا ہے۔

بچوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے ٹی وی

آج ملٹی میڈیا کے زمانے میں الکٹرومگنیٹک ریڈیئشن کے بچوں پر پڑنے والے خطرناک اثرات سے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لئے چنڈی گڑھ کے کندن انٹرنیشنل سکول میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں ملٹی میڈیا اور ڈیجیٹل کلاس رولوں کے جدید ماڈل کو ایک مخصوص عمر سے پہلے رد کردیا گیا۔ کڈز ایٹ رسک؟ ملٹی میڈیا میکس یور چائلڈ سمارٹ اور ڈمب؟ موضوع پر مبنی اس سیمینار میں الکٹرانکس ریڈیئشن کے تحت ویڈیو گیمس اور کارٹون دنیا کا بچوں کا دھیان ایک جگہ پر لگانے کی صلاحیت، قوت تصور سمیت تمام کارد عمل پر پڑنے والے اثرات پر اظہار خیال کیا گیا۔ پروفیسر انورادھا بھنڈاری نے دماغ کے قدرتی اور زبردست ترقی سے متعلق بتاتے ہوئے کہا کہ حوصلہ، تجربہ اور تربیت دماغی قابلیت میں اضافہ کرتی ہے۔ آج کل کے ۶ ماہ کے بچوں کو ہی ٹی وی دکھانا شروع کردیا جاتا ہے۔ دو تین سال کی عمر تک بچہ کارٹون دیکھنے کا زبردست عادی ہوجاتا ہے۔ اس کا معاشرتی دائرہ محدود رہ جاتا ہے۔ زیادہ ٹی وی دیکھنے کی وجہ سے الکٹرانک ریڈیئشن اس کے دماغ اور جسم کو خراب کرتی ہے۔ دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کی بیماریوں کا خطرہ بھی بنا رہتا ہے۔ بچوں کو اس طرح کی تیز رفتار اطلاعات کو حاصل کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور وہ میتھڈ ولاجیکل اطلاعات کو نظر انداز کرنا شروع کردیتا ہے۔ اس طرح اس کے سکول کا روٹین خراب ہوجاتا ہے۔

بنارس میں جرائم کی گنگا مار رہی ہے ہلکورے

بھارت کی ثقافتی راجدھانی کہی جانے والی کاشی میں بھلے ہی گنگا میں پانی برائے نام رہ گیا ہو لیکن جرائم کی گنگا اس وقت ہلکورے مار رہی ہے۔ شہر میں آج کل صبح کا آغاز گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے ہورہا ہے۔ شہر میں مجرم مست ہیں اور عوام قابل رحم اور جن کے ہاتھوں میں شہر کے لاء اینڈ آرڈر کی ذمہ داری ہے وہ لاچار اور بے بس ہیں۔ مجرموں کا حوصلہ اتنا بڑھ گیا ہے کہ وہ اب خاکی وردی کو بھی نشانہ بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ پچھلے مہینے کے جرائم کے اعداد و شمار پر ہی اگر غور کیا جائے تو دھرم کی اس نگری میں رنگ اور گلال سے زیادہ خون کی ہولیاں کھیلی گئی ہیں۔ ۵ مارچ کو سابق ممبر پارلیمنٹ مراری یادو کو مجرموں نے ان کے گھر میں گھس کر بھون ڈالا تو ۲۰ مارچ کو بیوپاری نریش اگروال پر بم پھینکا گیا۔ ۲۵ مارچ کو دھرمندر مشرا پر گولیوں کی بوچھاڑ کرکے انہیں موت کی آغوش میں پہنچا دیا گیا۔ اس کے ٹھیک ایک دن بعد ۲۷ مارچ کو مجرموں نے اتنے بڑھے حوصلہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاکی وردی دھاری اورون مشرا کو سر عام چوراہے پر گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ مجرموں کا کارنامہ یہیں پر تھما نہیں۔ ۲۸/مارچ کو تاجر چھوٹے لال گپتا کو مار ڈالا گیا جس سے مجرموں نے پہلے ہی رنگداری کی مانگ کی تھی جس کی اطلاع چھوٹے لال نے پولیس کو پہلے ہی دے دی تھی۔ اس کے علاوہ دو لاشیں بعد میں برآمد ہوئیں۔ چوری لوٹ اور چھینا چھپٹی کا تو کوئی شمار ہی نہیں ہے۔

〈ملکی ذرائع ابلاغ سے〉

☆☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 10th April 2008 | Issue No. 15

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بندے کو اللہ کے قریب کرنا اور اللہ کے قرب کے راستے دکھانا ہے

ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ عہد بیعت کو پورا کرتے ہوئے ان راستوں پر چلنے کی کوشش کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی میں ہمیں دکھائے

صرف احمدی ہونا اور بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ عہد بیعت کا حق تب ادا ہوگا جب ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۴/اپریل ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو ہر احمدی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ یہ ہماری اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس کے حصول کے لئے ہی ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوتا ہے اور یہی چیز ہمیں دوسرے مسلمانوں اور غیروں سے بھی ممتاز کرتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بندے کو اللہ کے قریب کرنا اور اللہ کے قرب کے راستے دکھانا ہے اور بندے کے تقویٰ کے معیار کو ان بلندیوں پر لے جانا ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو اور یہی باتیں ہمیں اس تاریکی سے بچائیں گی جن سے ہم اور ہمارے باپ دادا نکلے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں کوئی نئی باتیں نہیں بتائیں۔ دراصل یہ باتیں اس تعلیم کی وضاحت ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ سے ہمارے سامنے پیش فرمایا اور وہ اعلیٰ معیار قائم فرمائے کہ خدا نے گواہی دی کہ تو بہت اعلیٰ اخلاق پر قائم ہے۔ اور مومنوں کو یہ حکم ہے کہ اسوۂ رسول پر چلنا تمہارا فرض ہے اور پھر آخرین منہم لما یلحقوا بھم کہہ کہ یہ بھی اعلان فرما دیا کہ آخری زمانہ میں جو ایک تاریک دور کے بعد جب مسیح و مہدی مبعوث ہوگا وہ اپنے آقا و مطاع کے اسوہ حسنہ کا حقیقی اور کامل نمونہ ہوگا۔ پس یہ دور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ہے جس میں آپؑ نے اسلام کی تعلیم کی حقیقی تصویر ہمارے سامنے رکھی۔ یہ اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی ایک کڑی ہے کیونکہ اصل زمانہ تو تا قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانہ ہے اور یہ جو بیعت ایک احمدی حضرت مسیح موعود کی کرتا ہے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ہی کرتا ہے۔ پس ایک مومن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر یہ تجدید عہد کہ وقت کی دوری نے جس عظیم تعلیم اور اسوہ کو ہمارے ذہنوں سے بھلا دیا تھا اب ہم حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ تجدید عہد کرتے ہیں کہ ہم ان نیکیوں پر کاربند ہونے کی پوری کوشش کریں گے اور اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں حِلم اور خُلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ کی پاک ہدایتوں پر قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ نے بھیجا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسانیت سے ہمدردی کا اعلیٰ معیار دکھایا۔ فرمایا کہ ہدایت کی بہت سی منزلیں ہیں اور ایک منزل پر پہنچ کر اگلی منزل کے راستے نظر آنے لگتے ہیں۔ اخلاق کی ایک منزل پر پہنچ کر اخلاق کی دوسری منزل کے اعلیٰ معیار نظر آنے لگتے ہیں اور یہ ایک مسلسل کوشش ہے ہدایت دینے والے کے لئے بھی اور ہدایت پانے والے کے لئے بھی۔ جس کے اعلیٰ ترین نمونے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لئے قائم فرمائے تا کہ ہم اس روشن راستے پر ہمیشہ سفر کرتے جائیں۔ اور نہ صرف خود ان روشن راستوں پر چلنے والے ہوں بلکہ رحمۃ للعالمین کے ماننے والے ہونے کی وجہ سے دوسروں کو بھی ان راستوں پر چلانے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ عہد بیعت کو پورا کرتے ہوئے اس راستے پر ہمیشہ چلتے رہنے کی کوشش کرے۔ اپنے ہم قوموں اور قریبیوں کو ان راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے چلانے کی کوشش کرے۔ اس کے لئے کیا حکمت عملی اور طریق اختیار کرنا چاہئے وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتا دیا ہے کہ میرے آنے کا مقصد سختی یا تلوار سے دنیا کی اصلاح نہیں ہے بلکہ حِلم اور خُلق اور نرمی سے ان راستوں پر ڈالنا ہے اور آپ نے حِلم اور خُلق کے وہ اعلیٰ نمونے دکھائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گھر کے اندر بھی اپنوں اور غیروں میں بھی وہ نمونے قائم کئے جو حِلم خلق اور رفق کی اعلیٰ مثالیں ہیں کیونکہ دلوں کو فتح کرنے کا یہی طریق ہے اور آپؑ کی بیعت میں آنے والوں سے بھی آپ اسی اعلیٰ خلق کی توقع کرتے ہیں اور یہی وصیت آپؑ نے اپنی جماعت کو ہمیشہ کی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس سلسلہ میں اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ یہ نمونے ایک احمدی اس وقت قائم کر سکتا ہے جب ہر ماحول میں حلم اور رفق کا اظہار ہو۔ ایک شخص اگر باہر حلم کا نمونہ دکھائے لیکن گھر کا ماحول اور آپس میں ایک دوسرے کے تعلقات اس کے خلاف گواہی دے رہے ہوں تو جس کو ہم تبلیغ کریں گے وہ جب قریب آ کر ہماری تصویر کا یہ رخ دیکھے گا تو واپس پلٹ جائے گا کہ کہتے کچھ اور ہیں، کرتے کچھ اور ہیں اور یوں ہمارے عمل روشن راستوں کی طرف رہنمائی کرنے کی بجائے ان بھٹکتے ہوؤں کو پھر بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔

فرمایا: ہمیں رفق اور حلم اور خلق کی طرف توجہ دینی چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض لوگوں میں اس کی کمی پر فکرمندی کا اظہار فرمایا ہے اب جماعت کے بڑھنے سے یہ کمزوری بھی نظر آتی ہے۔ جماعتی نظام تو ایک حد تک اصلاح کر سکتا ہے اصل اصلاح تو انسان خود اپنی کرتا ہے اور اگر ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس انذار کو پیش نظر رکھے جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے تو ایک احمدی کا دل لرز جاتا ہے اور لرز جانا چاہئے۔ فرمایا میں نے جائزہ لیا ہے کہ تکبر اور حلم و رفق کی کمی بہت سے جھگڑوں کی بنیاد بنتی ہے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ رفق اور خلق کی کمی کے باعث ایک شخص اپنے خاندان اور اپنی نسلوں کے ایمان کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔ پس ایک احمدی کے لئے یہ بڑا فکر کا مقام ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنیہ پڑھتے ہوئے بعض برائیوں کا ذکر فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے اسلام کے اعلیٰ خُلق کا معیار بتایا کہ پہلے اپنے اندر نیک خلق پیدا کرنے ہونگے پھر دوسروں کے کام آنا ضروری ہے۔ اور یہی چیزیں ایک احمدی کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کریں گی اور اسی سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے بعض اور بصیرت افروز اقتباس پڑھ کر سنائے جس میں حضورؑ نے رفق اور اعلیٰ خلق کی طرف توجہ دلائی ہے۔

پھر فرمایا کہ یہ باتیں ایک احمدی کو اپنی اصلاح کے لئے ضروری ہیں تا کہ یہ احساس اجاگر رہے کہ صرف احمدی ہونا اور بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ عہد بیعت کا حق تب ادا ہوگا جب ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔

حضور نے فرمایا آج جبکہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں اور مختلف ممالک میں اس حوالے سے فنکشن بھی شروع ہیں، ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ فنکشن وغیرہ کرنا ہی ہمارا مقصد نہیں ہے اور نہ کبھی کسی احمدی کو یہ مقصود بنانا چاہئے بلکہ دعائیں اور نیک اعمال ہی ہیں جو ایک مومن کو اس انعام سے فیضیاب کر سکتے ہیں عبادات اور نیک اعمال شرط ہیں پس اس لحاظ سے اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے، اس طرف توجہ دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔

فرمایا کہ جب میں اقتباس پڑھتا ہوں تو مقصد یہ ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیغام پہنچا سکیں۔ اللہ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کی برکت سے اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اُسوہ سے ہمیشہ فیض پاتے چلے جانے والے ہوں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور ہمارے احمدی ہونے کا مقصد ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆